سوداگر ہیں زہر کے

سوداگر ہیں زہر کے

پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک شمالی امریکہ (پی اے این این اے) کے عالمی بینک احتساب پروجیکٹ کے تحت شائع کردہ عالمی بینک اور اس کی ساجھے دار کیمیائی وزرعی کمپنیوں کے حقائق نامے کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کے علاوہ بینک گروپ اور ان کمپنیوں کے حوالے سے دیگر مواد بھی شامل کیا گیا ہے۔ پی اے این این اے سے درج ذیل پتہ پر رابطہ کیا جاسکتا ہے:

Pesticide Action Network North America
49 Powell St., Suite 500,
San Francisco, CA 94102
Tel: 415.981.1771 - Fax: 415.981.1991
E-mail: panna@panna.org - www.panna.org

شائع کردہ:

روٹس فار ایکوٹی (ROOTS for Equity)

اے۔۱۱۳، بلاک ۱۳۔ڈی، گلشن اقبال، کراچی، پاکستان

فون: 92 21 4979267

ای میل: roots@super.net.pk

تعاون:

ہنریچ بال فاؤنڈیشن (Heinrich Boll Foundation)

اپریل ۲۰۰۳، کراچی، پاکستان

فہرست مضامین

		صفحہ نمبر
۱۔	اشاریہ	i
۲۔	تعارف	iii
۳۔	کیڑے مار ادویات اور جینیاتی انجینئرنگ کمپنیاں.... عالمی بینک کے لیے غلط ساجھے دار	1
۴۔	بائر	7
۵۔	ڈاؤ	13
۶۔	ڈوپونٹ	19
۷۔	سنجینٹا	24
۸۔	مونسانٹو	30
۹۔	ہم ہیں مونسانٹو (ایک نظم)	37

کیمیائی اجزاء اور مرکبات

اے ٹریکس	AAtrex
ایجنٹ اورنج	Agent Orange
الڈی کارب	Aldicarb
ایٹرازین	Atrazine
بین لیٹ	Benlate
بینومائل	Benomyl
کلوروفلوروکاربن (سی ایف سیز)	Chloroflurocarbons (CFCs)
کلورین	Chlorine
کلوروتھیلونل	Chlorothalonil
ڈی ڈی ٹی	DDT
ڈایزینون	Diazinon
ڈائی آکسین	Dioxin
ڈائی بروموکلوروپروپین (ڈی بی سی پی)	Dibromochloropropane (DBCP)
ڈرسبن	Dursban
اینڈوسلفان	Endosulfan
ایتھیلین	Ethylene
فنتھیون	Fenthion
گرامیکسون	Gramaxone
لمڈا سائی ہالوتھرین	Lambda-cyhalothrin
میتھامائیڈوفاس	Methamidophos
میتھومائل	Methomyl
میتھائل پاراتھیان	Methyl parathion
نیپام	Napalm
پرفلورواوکٹین سلفونیٹ (پی ایچ اوز)	Perfluorooctane sulfonate (PHOs)
ٹیٹرا ایتھائل لیڈ (ٹیل)	Tetraethyl lead (TEL)
ٹاپک	Topik

زرعی کیمیائی کمپنیاں

ایگرایو	AgrEvo
اوینٹس	Aventis
بی اے ایس ایف	BASF
بائر	Bayer
سیباگائیگی	Ciba- Geigy
ڈاؤ	Dow
ڈاؤ ایگروسائنس	Dow Agroscience
ڈوپونٹ	Dupont
ہوئیکسٹ	Hoechst
آئی جی فاربین	IG Farben
امپیریل کیمیکل انڈسٹریز (آئی سی آئی)	Imperial Chemical Industries (ICI)
مونسانٹو	Monsanto
نوارٹس	Novartis
روہن پولنک	Rhone-Poulenc
سینڈوز	Sandoz
سنجنٹا	Syngenta
یونین کاربائیڈ	Union Carbide
زنیکا	Zeneca

چند انگریزی الفاظ بمعہ تلفظ

Antifreeze	اینٹی فریز
Biodegradable	بائیوڈی گریڈیبل
Bollguard Cotton	بولگارڈ کپاس
Conflict of interest	کانفلیکٹ آف انٹرسٹ
Endocrine disrupter	اینڈوکرین ڈسرپٹر
Governance	گورنینس
Guidelines	گائیڈلائنز
Immune	امیون
non-Hodgkin's lymphoma	نان ہوجکینز لیمف فوما
OP 4.09 Policy	اوپی ۴.۰۹ پالیسی
Partnership	پارٹنرشپ، ساجھاداری/شراکت داری
Racketeering	ریکٹیئرنگ
Reputation	ریپوٹیشن
Roundup Ready	راؤنڈاپ ریڈی
StarLink	اسٹارلنک
Superfund	سپرفنڈ
Transgenic crops	ٹرانس جینک کروپس
Unfair advantage	ان فیئر ایڈوانٹیج

چند اصطلاحات، اداروں اور معاہدوں کے نام

۱,۰۰۰,۰۰۰	ایک ملین = دس لاکھ =
۱,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰	ایک بلین = ایک ارب =
Aquatic environment	آبی ماحول
Food and Agriculture Organization (FAO)	عالمی ادارہ برائے خوراک وزراعت (ایف اے او)
Pesticide Action Network North America	پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک شمالی امریکہ
Rotterdam Convention on the Prior Informed Consent	روٹرڈیم کنونشن آن دی پرائیر انفارمڈ کونسنٹ
US Environmental Protection Agency (EPA)	امریکی ادارہ برائے تحفظ ماحولیات (ای پی اے)
US Food and Drug Administration (FDA)	امریکی انتظامیہ برائے خوراک وادویات (ایف ڈی اے)
US Worker Protection Standards	یوایس ورکر پروٹیکشن اسٹینڈرڈز
World Health Organization (WHO)	عالمی ادارہ صحت (ڈبلیوایچ او)

تعارف:

زراعت میں کیمیائی ادویات کا استعمال ترقیاتی منصوبوں کے تحت تیسری دنیا کے ممالک میں متعارف کرایا گیا۔ پاکستان میں ۱۹۶۰ کی دہائی میں یہ مصوبے لائے گئے۔ سبز انقلاب میں استعمال ہونے والی کیمیائی کھاد اور کیڑے مار زہریلی ادویات سے انسان سمیت دیگر جانداروں اور ماحول کو شدید جانی اور ماحولیاتی نقصان پہنچا ہے۔ ان وجوہات کی بنیاد پر پاکستان سمیت دنیا بھر میں کھیتی باڑی اور حق خودارادیت برائے خوراک شدید بحران سے دوچار ہے۔ روایتی طریقہ زراعت سبز انقلاب کے تحت ختم ہونے کے بعد ترقی یافتہ سرمایہ دار ممالک کی زرعی و کیمیائی صنعت کی اجارہ داری قائم ہو کر رہ گئی ہے۔ دراصل ترقیاتی منصوبوں کا مقصد سرمایہ دارانہ نظام کو پروان چڑھانے اور منافع کمانے کا جدید طریقہ تھا جس کے ذریعے بین الاقوامی زرعی کیمیائی صنعت نے بیج، کیمیائی کھاد، ادویات، ٹریکٹرز، ٹیوب ویل اور دیگر اشیاء کے کاروبار کو بھرپور فروغ دیا۔ زراعت کے شعبے سے زرعی و کیمیائی صنعت کا منافع نچوڑنے کا بڑھتا ہوا رجحان عوام کو بھوک وافلاس کی طرف مزید دھکیل رہا ہے۔

صنعتی اور زرعی استعمال سے لیکر صحت کے لیے استعمال ہونے والی ادویات کی ایک طویل فہرست ہے۔ اس صنعت کا دائرہ زراعت اور صحت سے لیکر خوراک کی صنعت تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کاروبار سے عالمی سطح پر بڑی بڑی کمپنیاں منسلک ہیں جو دنیا کے ہر ملک میں ادویات کی تیاری، فراہمی اور کاروبار سے کسی نہ کسی حوالے سے منسلک ہیں۔ اس طرح زرعی و کیمیائی کمپنیاں مضبوط ترین بین الاقوامی کمپنیوں کے صف میں شامل ہیں۔

کیمیائی کاروبار ترقی یافتہ سرمایہ دار ممالک کا منافع کمانے والا ایک اہم بازو ہے۔ جس کی وجہ سے اس کاروبار کے خلاف دنیا بھر سے جمع ہونے والی سائنسی تحقیقات، عوامی خدشات اور تجاویز کو یکسر مسترد کیا جاتا ہے بلکہ زرعی و کیمیائی کاروبار کو فروغ دینے والی کمپنیوں کے دلائل کو ہی کافی سمجھا جاتا ہے۔ بین الاقوامی اداروں، عالمی اور مقامی حکومتوں کی طرف سے کیمیائی صنعت کی پشت پناہی نے کیمیائی ادویات میں کمی کے بجائے اس کے استعمال کو بڑھایا ہے۔

کیمیائی ادویات کے خلاف عالمی سطح پر مہم چلائی جارہی ہے جس میں کئی ادارے، تنظیمیں، سیاسی پارٹیاں، کسان گروہ شامل ہیں اس مہم کی ایک وجہ ان کمپنیوں کی ادویات کا زہریلا پن ہے جو کہ نہ صرف انسانی صحت پر شدید منفی اثرات رکھتا ہے بلکہ ماحولیات کے نظام کو بھی یکسر تباہی کی طرف دھکیل رہا ہے۔ اگرچہ بین الاقوامی سطح پر سرگرم تنظیموں اور اداروں کی بھرپور کوششوں سے انسان اور ماحول کے لیے خطرناک کیمیائی ادویات کے استعمال کے خلاف متحدہ محاذ بنانا ممکن ہوسکا ہے اور چند ادویات پر مکمل پابندی بھی لگائی گئی ہے لیکن ان اقدامات سے صورتحال میں عمومی سطح پر بہتری پیدا نہیں ہوئی۔

جدید دور کو بین الاقوامی کمپنیوں یا کارپوریشنوں کا دور کہنا بے جانہ ہوگا۔ ان کارپوریشنوں کے اعلیٰ عہدیداران کا امریکہ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کے حکمراں طبقہ سے گہرا تعلق

ہے۔ یہ کمپنیاں ان ممالک میں انتخابات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس لیے ہر برسر اقتدار حکومت کو ان کمپنیوں کے مفادات کا تحفظ کرنا پڑتا ہے۔ یہ کمپنیاں امریکی صدر، سینٹ اور کانگریس کے اراکین کے انتخابی مہم پر لاکھوں ڈالرز خرچ کرنے کے علاوہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے انہیں نقد ''چندہ'' بھی دیتے ہیں۔

جہاں تک تیسری دنیا کا تعلق ہے اول تو ان کے لیے شمال کی ترقی یافتہ دنیا کے کسی فیصلے سے انحراف کرنا ہی کافی مشکل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک جیسے اداروں کی امداد یہاں کے حکمراں طبقات کے لیے زندگی اور موت کی حیثیت رکھتی ہے؛ دوئم یہ کہ تیسری دنیا میں منصوبہ بندی اور پالیسی ساز اداروں میں تعینات افراد سرمایہ دارانہ نظام اور اس کی ترقی کے نظریات کے حامل ہوتے ہیں۔ اس لیے اصلاحی پہلو تلاش کرنے کے علاوہ اپنے پسماندہ سماج کو ترقی پر گامزن کرنے کے لیے ان کی سوچ سرمایہ دارانہ نظام کے دائرے کے اندر ہی گردش کرتی ہے۔ یہ اعلیٰ افسران عالمی مالیاتی اداروں اور ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (ڈبلیو ٹی او) کی پالیسیوں کے اپنے سماج اور ماحول پر منفی اثرات تسلیم کرنے کے باوجود سمجھتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں ہے! ان حالات میں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ عالمی قوانین سے ہم آہنگی پیدا کی جائے۔ اس کے علاوہ یہ اعلیٰ افسران سمجھتے ہیں کہ بین الاقوامی اداروں یا قوانین میں ردوبدل پیدا کر کے اپنے مقاصد اور مفادات کا تحفظ کیا جاسکتا ہے۔ یقیناً تحفظ ریاست سے جڑے طبقوں کے مفادات کا ہوتا ہے۔ یہی ایک وجہ ہے کہ زرعی و کیمیائی کمپنیاں، نہ صرف ڈبلیو ٹی او کے اندر عالمی زرعی اور ٹرپس (ذہنی ملکیت کا معاہدہ) جیسے سنگین معاہدے تشکیل دینے بلکہ ان کو منوانے میں بھی کامیاب ہوگئیں ہیں۔ ان معاہدوں نے زرعی و کیمیائی کمپنیوں کے لیے مقامی منڈیوں تک پہنچنے کی راہیں ہموار کردی ہیں۔ اس کے علاوہ اب یہ کمپنیاں اپنی جینیاتی انجینیرنگ سے بنائی ہوئی بیج اور دیگر مصنوعات پر حق ملکیت کا دعویٰ کر کے ان کو دنیا کے کسان پر مسلط کرنے میں کامیاب ہوتی جارہی ہیں اور حق خود ارادیت برائے خوراک کا حصول آبادیوں کے لیے ایک مشکل ترین مرحلہ ہے۔ مزدور کسان کو اب اپنی مرضی سے اناج اگانے کا اختیار مشکل ہی سے حاصل ہوگا، کیونکہ یہ کمپنیاں زرعی پیداواری نظام پر مکمل طور پر حاوی ہونے کی راہیں ہموار کرتی جارہی ہیں۔ ان کمپنیوں کی طاقت میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے جس کی ایک وجہ ان کمپنیوں کا آپس میں ضم ہونے والا رجحان ہے۔ یہ جدید سرمایہ داری نظام کا ایک کامیاب حربہ ہے۔

عالمی سرمایہ دار سامراجی حکومتوں اور بین الاقوامی سرمایہ دار کمپنیوں کے مفادات مشترکہ ہیں اس لیے ان میں ساجھا داری بھی ہر موڑ پر دیکھنے میں آتی ہے مثلاً انسانیت کے خلاف جرمنی کے نازی حکمرانوں کے جرائم ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ ان جرائم میں ملوث حکمرانوں کے ساتھ وہاں کی ایک کیمیائی کمپنی برابر کی شریک ہے۔ اسی طرح مظلوم ویت نامی عوام پر خطرناک کیمیائی دوا ایجنٹ اورنج فراہم کرنے میں کیمیائی کمپنیوں نے امریکی سامراج کا بھرپور ساتھ دیا۔ ان ممالک کی دوغلی فیصلوں کے باعث یہ کمپنیاں آج بھی قائم ودائم ہی نہیں بلکہ پہلے سے زیادہ بڑے پیمانے پر انسانیت اور ماحول کو نقصان پہنچانے میں سرگرم ہیں۔ امریکہ نے جرمنی کے نازی حکمرانوں کے گیس سے لوگوں کو ہلاک کرنے کی خاطر زہریلی گیس فراہم کرنے والی کمپنی

کو توڑ کر اس پر عائد الزامات کا خاتمہ کر دیا کہ اب تو وہ کمپنی ہی نہیں رہی جو اس گھناؤنے کاروبار سے منسلک تھی! لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ کمپنی آج ہوئیکسٹ، بائر اور بی اے ایس ایف کے نام سے موجود ہے (اگرچہ ہوئیکسٹ اب ایونٹس میں ضم ہوگئی ہے)۔ اسی طرح امریکہ کو ویت نامی عوام کے خلاف خطرناک ادویات فراہم کرنے والی کمپنیوں میں سے مونسانٹو آج بھی اپنا منافع بڑھانے میں سرگرم ہے۔ اس کمپنی نے نہ صرف ماضی میں خوراک وصحت کو تباہ کیا بلکہ آج بھی جینیاتی بیج اور کیمیائی ادویات سے جاندار اور ماحول کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔

امریکہ اور عالمی سطح پر بھی کارپوریشن کی تعریف ایک فرد سے مشابہ ہے یعنیٰ وہ تمام حقوق جو ایک فرد کو حاصل ہیں وہ کارپوریشن کو بھی حاصل ہیں۔ لیکن جب ایک کارپوریشن کسی دوسری کارپوریشن میں ضم ہوتی ہے یا اسے خرید لیا جاتا ہے یا پھر کسی کارپوریشن کو توڑ دیا جاتا ہے تو نئی کارپوریشن کو سابقہ کارپوریشنوں کے جرائم کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جاتا ہے۔ اس لیے آج قانون کی نظر میں ہوئیکسٹ، بائر اور بی اے ایس ایف سابقہ کمپنی آئی جی فاربین کے جرائم کی ذمہ دار نہیں۔ اسی طرح ان کمپنیوں کے سربراہ اور عہدیداران کی تبدیلی سے بھی فرق پڑتا ہے۔ مثلاً آج ڈاؤ کیمیکل کمپنی اور اس کے موجودہ عہدیداران نہیں بلکہ یونین کاربائیڈ کے خلاف مقدمات درج ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گرفتاری اور سزا کا مطالبہ یونین کاربائیڈ کے سابق سربراہ کا کیا جاتا ہے، ڈاؤ کیمیکل کے موجودہ سربراہ کا نہیں! لیکن کوئی فرد نام بدل کر جرائم سے بری الذمہ نہیں ہوتا۔ ان قانونی پیچیدگیوں نے بین الاقوامی کمپنیوں کو راہ فرار اختیار کرنے میں مدد دی ہے۔

بین الاقوامی کمپنیاں ہر کاروبار منافع کی خاطر کرتی ہیں اور ان کے پاس منافع ناپنے کا پیمانہ ''زر'' ہے۔ اگر ان کمپنیوں کے خلاف عدالتی یا عوامی سطح پر کوئی کاروائی ہوتی ہے تو یہ کمپنیاں ان سے نمٹنے کے لیے ''زر تلافی'' ادا کرنے پر رضا مند ہو جاتی ہیں۔ عدالتیں بھی ان کمپنیوں کے جرائم کا فیصلہ عام طور پر زر تلافی کی بنیاد پر کرتی ہیں۔ قانونی الزامات اور سزا سے بچنے کے لیے کمپنیاں عدالتوں سے باہر مقدمات نمٹاتی ہیں۔ ان تصفیوں میں بڑی بڑی رقوم ہرجانہ کے طور پر ادا کرنے پر رضامندی ظاہر کی جاتی ہے۔ یہ تصفیات عموماً ان صورتوں میں کیے جاتے ہیں جہاں کمپنیاں یہ محسوس کرتی ہیں کہ ان کا کیس کمزور ہے اور ہارنے کی صورت میں نہ صرف ہرجانہ ادا کرنا ہوگا بلکہ کمپنی کی کاروباری ساکھ بھی متاثر ہوگی۔ کمپنیوں کے جرائم کے شکار عموماً عام شہری یا مزدور ہوتے ہیں جن کا منہ معاوضہ دے کر بند کر دیا جاتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کے لحاظ سے زر ہی طلب و رسد اور انسانی ضروریات کی قدر و قیمت ناپنے کا واحد پیمانہ ہے لیکن کیمیائی ادویات سے متاثر ہونے والے افراد کی تکالیف اور اسکے سماجی تعلقات اور اس کے سماج پر پڑنے والے اثرات کو زر کے پیمانے سے نہیں ناپا جاسکتا۔ یہی نقطہ نظر ماحول کے بارے میں بھی درست ہے۔

اس مختصر کتابچہ میں آپ کو نظر آئے گا کہ کس طرح ان کمپنیوں نے ترقی یافتہ ممالک میں سرکاری حکام کے نافذ کردہ سخت قوانین کی خلاف ورزیاں کیں ہیں۔ لیکن ترقی پذیر ممالک کا معاملہ ترقی یافتہ دنیا سے قدرے مختلف ہے کیونکہ ترقی پذیر ممالک میں نہ حکومتی ادارے ان کمپنیوں کی راہ میں کوئی رکاوٹ کھڑی کر سکتے ہیں اور نہ ہی وہ اس کے بارے میں فکرمند ہیں۔ ترقی پذیر ممالک، سرمایہ کاری بڑھانے کے لیے کمپنیوں کو قوانین میں

نرمی سمیت ہر قسم کی سہولتیں مہیا کرنے پر تیار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مہلک اور خطرناک کیمیائی ادویات جن پر ترقی یافتہ ممالک میں پابندی عائد کردی گئی ہے، آزادی کے ساتھ تیسری دنیا کے ممالک کو برآمد کی جارہی ہیں۔ ترقی پذیر ممالک میں انتظامیہ کی پشت پناہی سے ان کمپنیوں کی طاقت بڑھ جاتی ہے کیونکہ کسی ایک کمپنی کے خلاف کاروائی یا بدنامی سے ”سرمایہ کاری“ کے متاثر ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

یہ مختصر کتابچہ کیڑے مار ادویات کے خلاف عالمی سطح پر متحرک تنظیم پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک کی شمالی امریکہ کی شاخ کے پانچ کمپنیوں اور عالمی بینک پر شائع ہونے والے مواد کے اردو ترجمہ پر مشتمل ہے۔ اس تنظیم نے ان کمپنیوں کا جائزہ عالمی بینک کے احتسابی پروجیکٹ کے حوالے سے لیا ہے۔ عالمی بینک نے نجی شعبہ میں کام کرنے والے اداروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے کچھ رہنما اصول تشکیل دیے ہیں جن کی روشنی میں جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ کمپنیاں کس حد تک اس ساجھاداری کی قابل ہیں۔

دنیا بھر میں نجی شعبہ میں کام کرنے والی کمپنیوں کو عالمی بینک اپنے کل قرضہ جات کا ٤٦ فیصد فراہم کرتا ہے، جن میں سے اکثر کمپنیوں کا تعلق دنیا کے ممالک کے مضبوط ترین گروہ جی۔٨ سے ہے۔ یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ خود عالمی بینک کیمیائی کمپنیوں سے زیادہ تنقید کی زد میں ہے۔ دراصل عالمی بینک پر عالمی سطح پر غربت میں اضافہ اور ماحول کو نقصان پہنچانے کے حوالے سے کئی سنگین الزامات درج ہیں۔ عالمی بینک کی پالیسیاں کیمیائی صنعت کے فروغ میں معاون ثابت ہوئی ہیں۔

ہمارے ملک میں کیمیائی ادویات اور اس سے ہونے والے نقصانات کے بارے میں تحقیق اور تحریر کی کمی کے علاوہ کیمیائی ادویات کے گھناؤنے کاروبار سے منسلک کمپنیوں کا ماضی اور ان کے سیاہ کارناموں کے بارے میں مواد کی کمی ہے۔ کیمیائی ادویات کا کاروبار کرنے والی کمپنیاں ہمارے ملک میں ادویات، بیج اور کھاد کے کاروبار کو وسعت دینے کے لیے سرگرم ہیں۔ پاکستان میں کارپوریٹ فارمنگ آرڈیننس کے منظور ہونے کے بعد اب زرعی و کیمیائی کمپنیوں کو مزید اختیارات دے دیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ پلانٹ بریڈرز رائٹس ایکٹ بھی جلد ہی منظور ہو جائے گا۔ ان سنگین تبدیلیوں کے نتیجے میں ملک میں زہریلی کیمیائی اشیاء اور ادویات کے استعمال میں کثرت سے اضافہ ہوگا۔ جس سے مزدور کسان طبقے کو نہ صرف مالی نقصان ہوگا بلکہ صحت کے سنگین مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ ان حالات میں کمپنیوں کے سیاہ روپ اور منافع کی ہوس کو سامنے لانا ضروری ہے۔ اس کتابچہ میں بنیادی مواد پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک شمالی امریکہ کا فراہم کردہ ہے لیکن اس میں کچھ وضاحت، نظمیں اور تصاویر کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اگرچہ اس کتابچہ میں شامل مواد امریکی ماحول کو سامنے رکھ کر تحریر کیا گیا ہے لیکن پھر بھی اس تحریری مواد کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے کیونکہ یہ کمپنیاں بین الاقوامی سطح پر کاروبار کرتی ہیں اور ان سے تیسری دنیا کے ممالک کو پہنچنے والے نقصانات کہیں زیادہ ہیں۔ زرعی کیمیائی کمپنیوں سمیت دیگر بین الاقوامی سرمایہ دارانہ کمپنیوں کے کاروبار کو ہماری سرزمین پر وسعت دینے کی کوششیں زوروں پر ہیں اور ان کی جڑیں ہمارے سماج میں پیوست کرنے کا عمل جاری ہے۔ بین الاقوامی کمپنیوں کی بڑھتی ہوئی قوت کو نہ صرف اس مقام پر روکا جاسکتا ہے بلکہ جڑوں سے اکھاڑ کر پھینکا بھی جاسکتا ہے۔

کیڑے مار ادویات اور جینیاتی انجینیئر نگ کمپنیاں......

عالمی بینک کے لیے غلط ساجھے دار

یہ محسوس کرتے ہوئے کہ نجی شعبے میں لین دین کا سلسلہ کہیں تیز رفتاری سے چلنے کے علاوہ زیادہ پر اثر اور حصہ کے لحاظ سے بھی زیادہ ہے تو عالمی بینک نے اس فائدے کو تسلیم کرتے ہوئے نجی کمپنیوں کے ساتھ قرضے کی منصوبوں کے حوالے سے ساجھا داری کو ایک بہتر ذریعہ سمجھا ہے۔ یقینی طور پر عالمی بینک کے خیال میں ترقیاتی منصوبے، جو کہ وہ ممالک کے ساتھ مل کر چلاتا ہے، اس قدر پر اثر نہیں۔ نجی شعبے سے ساجھا داریوں کا مقصد ''نجی کمپنیوں کے پیسے کے بہاؤ کو بہتر بنانا اور بڑھانا اور اس طرح سے غریبوں کو زیادہ فائدہ پہنچانا ہے''۔[1] اگر اس سوچ کو زرعی ترقی کے حوالے سے پرکھا جائے تو عالمی بینک کی کاروباری ساجھا داری غریب کسانوں سے زیادہ بڑی کیڑے مار ادویات اور جینیاتی انجینیئر نگ کمپنیوں کو فائدہ پہنچاتی نظر آتی ہے۔ یہ ساجھے داری کیڑے مار ادویات اور جینیاتی انجینیئر نگ سے تیار کردہ فصلوں کے استعمال کو بڑھاتی ہے۔ اس طرح عالمی بینک کے پیسے سے چلنے والے منصوبوں میں کسانوں کی صحت اور ان کے کھیتی باڑی کے نظام اور ماحولیاتی توازن کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

نجی شعبے کے ممکنہ ساجھے داروں کے لیے رہنما اصول (گائیڈ لائنز)

عالمی بینک نے نجی شعبے کی ساجھا داری (پارٹنر شپ) کو اس کے مقاصد کے ساتھ مطابقت رکھنے کے لیے رہنما اصول وضع کیے ہیں۔[2] یہ رہنما اصول بتاتے ہیں کہ عالمی بینک گروپ کے یہ بنیادی اصول اس کے تمام ساجھے داروں پر لاگو ہوں گے، جہاں یہ متعلقہ سمجھے جائیں گے۔ ان اصولوں کے مطابق کیڑوں کے انتظام کی تحفظاتی پالیسی اور نجی شعبہ کی ساجھا داری بھی اسی زمرے میں آتی ہے۔ ان رہنما اصولوں کے مطابق ہر تجویز شدہ ساجھا دار کے ساتھ ساجھا داری کرنے سے قبل مندرجہ ذیل مسائل و اندیشوں کو سامنے رکھا جائے۔

نیک نامی (ریپوٹیشن): ''کیا کمپنی نیک نام ہے، خاص کر کے اپنی سماجی ذمہ داری کے حوالے سے؟ (کوئی خبردار کرنے والا قابل ذکر معاملہ کمپنی کے خلاف تو نہیں)''۔[3]

دہرے فوائد و مقاصد (کانفلیکٹ آف انٹریسٹ): ''کیا کمپنی بنیادی طور پر رقم یا ساز و سامان کی منڈی تک رسائی جیسے مواقع سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے عالمی بینک گروپ سے ساجھا داری بڑھانا چاہ رہی ہے؟''۔[4]

غیر منصفانہ فوائد (ان فیئر ایڈوانٹیج): کیا ساجھا داری، ساجھا دار کو کچھ ''خاص فائدے پہنچائے گی مثلاً اطلاعات یا منڈی تک رسائی یا پھر عالمی بینک گروپ کے پیسوں سے چلنے والے منصوبوں سے ساز و سامان خریدنے میں فائدہ حاصل کر پائے گی؟''۔[5]

طریقہ حکمرانی (گورننس): ''کیا ساجھا داری عالمی بینک گروپ کے کسی ملک یا شعبہ کی حکمت عملی سے ہم آہنگ ہونے کی حامل ہے؟'' ۔[۶]

ایسی صورت میں جب مسائل واندیشے زیادہ دکھائی دیتے ہوں تو رہنما اصول واضح طور پر کہتے ہیں کہ نجی شعبہ کے ساتھ شراکت نہیں ہونی چاہیے۔ مزید یہ کہ ساجھا داری کے تعلقات لازمی طور پر بینک گروپ کے آزادانہ کام کرنے کی صلاحیت، اس کی غیر جانب داری یا اس کے ''ایماندار دلال'' کی حیثیت سے فیصلے کرنے کی صلاحیت اور اس کے کھاتہ داروں کو مشورہ دینے کی صلاحیت پر برے اثرات مرتب نہ کرنے کا باعث ہو۔ نیچے پیش کی گئیں مثالیں نشاندہی کرتی ہیں کہ عالمی بینک نے کیڑے مار ادویات اور جینیاتی انجینیئر نگ کمپنیوں کے ساتھ ساجھا داری کر کے اپنے ہی کاروباری رہنما اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے۔

نوٹ: عالمی بینک کے رہنما اصول ساجھاداری کے تمام مراحل کا احاطہ کرتے ہیں۔ ان مراحل میں کام شروع کرنے سے پہلے موزوں شراکت داروں کی نشاندہی اور ان کے ساتھ کام کے مواقعوں پر غور وفکر شامل ہے۔ اگر بینک گروپ کی نجی شعبے کے ساتھ ساجھاداری سے بینک گروپ کی نیک نامی پر حرف آنے کا خطرہ ہوتو (بینک گروپ کے اصولوں کے مطابق) لازم ہے کہ اس ساجھاداری کو باقاعدہ ضوابط کے تحت پرکھا جائے۔[۷]

نیک نامی

عالمی بینک نے کچھ ایسی بدنام ترین کیڑے مار ادویات بنانے والی کمپنیوں سے ساجھاداری کی ہے جو کہ بغیر کسی ملال کے نہایت خطرناک ادویات بنانے پر تلی ہوئی ہیں۔ عالمی بینک کے اہلکاروں کا تبادلہ پروگرام کے تحت عالمی بینک اور بڑی کیڑے مار ادویات کمپنیوں کے ملازمین کے درمیان تبادلے معمول کے مطابق ہوتے رہتے ہیں۔ عالمی بینک جن بڑی کمپنیوں کے ساتھ اپنے اہلکاروں کا تبادلہ معمول کے مطابق کرتا ہے ان میں روہن پولنک (جواب ایونٹس کا حصہ ہوگئی ہے)، ایگرایو (یہ بھی ایونٹس کا حصہ ہے)، نوارٹس (اب سنجنٹا کہلاتی ہے) اور ڈاؤ ایگرو سائنس شامل ہیں۔[۸] ان کمپنیوں کے خلاف ''کئی خبردار کرنے والے معاملات میں ملوث ہونے'' کی ایک طویل فہرست ہے، جس میں ان کمپنیوں نے اپنے کاروباری مفاد کو عوامی مفاد پر فوقیت دی ہے۔ ان مسائل کی کچھ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

غیر قانونی زہریلی اشیاء کی (ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں) منتقلی، کیمیائی مواد کا غیر محفوظ طریقے سے پھینکنا اور کیمیائی مواد کے ساتھ ہونے والے حادثات، سپر فنڈ مقامات کی تعمیر (ایسے مقامات جہاں خطرناک کیمیائی فضلہ پھینکا جاتا ہے)، انسانوں پر کیمیائی ادویات کے تجربات، جھوٹے اشتہارات اور کاروباری فراڈ میں ملوث ہونا۔ مزید یہ کہ ان کمپنیوں کی کاروباری تاریخ میں کئی اور شدید تشویشناک واقعات موجود ہیں مثلاً ساز باز کر کے کیڑے مار ادویات کی رجسٹریشن کروانا اور ایسی مصنوعات جو متواتر حادثات کا سبب بنی ہوں ان کو بازار سے واپس منگوانے سے انکار جیسی کہانیاں وابستہ ہیں۔ کمپنیوں نے عوام کو دھوکہ دینے کے لیے عوامی تعلقات عامہ کے بڑے بڑے بجٹ مختص کیے ہوئے ہیں تاکہ صحت اور ماحول کو ان کی مصنوعات سے لاحق خطرات چھپائے جاسکیں۔ عوام کو دھوکہ دینے کا عمل اس وقت بھی جاری رہا جب خود مختار ذرائع سے ان خطرات کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا جارہا

تھا۔(تفصیل کے لیے کمپنیوں کے مختصر تعارف دیکھیں)

دسمبر ۲۰۰۰ میں عالمی بینک کے صدر جیمس ولفنسن نے ساجھا داری کے نئے پروگرام شروع کرنے کے لیے ابتدائی اقدام کے طور پر بڑی کیڑے مار اور جینیاتی انجینیئرنگ کمپنیوں کی گول میز کانفرنس کی غرض سے ان کے سربراہان کو مدعو کیا۔

کیڑے مار ادویات اور جینیاتی انجینیئرنگ کمپنیوں کی گول میز کانفرنس اور سربراہوں کو مدعو کرنے کا مقصد مل کر کام کرنے کے ممکنہ نئے راستوں کی نشاندہی بیان کی گئی۔ اس قسم کے اعلیٰ سطح کے صلاح ومشورے، اہلکاروں کے تبادلے، بینک کے انتظامیہ کی کیڑے مار ادویات کی صنعت کے نمائندوں سے جاری ملاقاتیں اور ان کمپنیوں کے ساتھ اس کی ساجھا داری بینک گروپ کی نیک نامی پر ایک سوالیہ نشان ہے۔اگر بینک گروپ اپنی ساجھا داری کے رہنما اصولوں پر کاربند رہتا تو اس قسم کے بدعنوانی کے مسائل سے دوچار نہیں ہوتا۔

طریقہ حکمرانی

عالمی بینک کے رہنما اصولوں میں بیان کیا گیا ہے کہ نجی شعبہ کی ساجھا داری اسی صورت میں قبول کی جائے جب یہ کسی ملک یا شعبے سے وابستہ کیے گئے عالمی بینک کی حکمت عملیوں کو آگے بڑھاتی نظر آتی ہو۔ مثلاً کیڑے مار ادویات پر انحصار کو کم کرنا، غربت میں کمی لانا اور ماحولیاتی تحفظ فراہم کرنا۔ یہ تصور کرنا ہی محال ہے کہ کیڑے مار ادویات تیار کرنے والی کوئی کمپنی بینک کی کسی ایسی پالیسی سے مطابقت رکھے گی جس کے تحت کیڑوں کے روک تھام کے ایسے طریقے کار استعمال ہوں کہ جن کے ذریعہ کیڑے مار ادویات پر انحصار کم ہو جائے۔

عالمی بینک کی کیڑے مار ادویات کمپنیوں کے ساتھ ساجھا داریاں، جو کہ نام نہاد ''محفوظ استعمال'' کی تربیت کو مرکز بناتی ہیں، وہ بھی کیڑے مار ادویات کے استعمال میں کمی یا اس کے محفوظ استعمال کی طرف پیش قدمی کرنے میں ناکام رہی ہیں۔

کیڑے مار ادویات کی صنعت کی ''محفوظ استعمال کی مہم''، پر تحقیق اور خود مختار ذرائع پر مبنی جائزوں سے پتہ چلتا ہے کہ ان تربیتی پروگراموں کے ذریعے نہ تو کیڑے مار ادویات کے استعمال میں کمی کے کوئی قابل یقین شواہد ملے ہیں اور نہ ہی ان پروگراموں کے نتیجے میں کیڑے مار ادویات سے ہونے والے زہریلے واقعات میں کمی کے کوئی آثار دکھائی دیتے ہیں۔ بعض صورتوں میں تو اس کے برعکس اثرات نظر آتے ہیں، خاص کر جب گاہکوں کو لبھانے کے لیے فروخت بڑھانے کے طریقے استعمال کرتے ہوئے ان تربیتی پروگراموں کو پیش کیا گیا ہو۔۹ مزید یہ کہ ان اور ان جیسے دوسری تحقیقات نے ثابت کر دکھایا کہ ترقی پزیر ممالک میں کی جانے والی کھیتی باڑی کو مدنظر رکھتے ہوئے حفاظتی اقدامات میں سے بیشتر غیر عملی ہوتے ہیں مثلاً حفاظتی لباس اور آلے کے استعمال کو ہی لے لیں۔ ترقی پزیر ممالک میں یا تو یہ اتنے زیادہ مہنگے ہوتے ہیں کہ انہیں خریدا نہیں جاسکتا یا پھر یہ اتنے زیادہ بے آرام اور تکلیف دہ ہوتے ہیں کہ گرم موسمی حالات میں استعمال نہیں کیے جاسکتے۔

مزید براں، کیڑے مار ادویات اور جینیاتی انجینیئرنگ سے وابستہ کمپنیاں بہت ہی شدت کے ساتھ اپنے مصنوعات کی فروخت بڑھانے کے طریقوں پر جس طرح عمل پیراء ہیں اس کا اوپر ذکر آچکا ہے، اس طرح ان کمپنیوں کے ساتھ ساجھا داری بینک کے ان کوششوں کو جو وہ غربت میں کمی کے لیے کر رہا ہے کے لیے یقیناً مددگار ثابت نہیں ہوں گی۔ بلکہ یہ ممکن ہے کہ ان

ساجھاداریوں کی وجہ سے غربت میں مزید اضافہ ہو۔ انڈونیشیاء کے مثال ہی کو لے لیں۔ جہاں عالمی بینک کے مالی تعاون سے چلنے والے ایک منصوبہ میں کسانوں کو کیڑے مار ادویات پہنچانے اور کیمیائی کمپنیوں کو اپنی مصنوعات کو دور دراز علاقوں میں مشتہر کرنے کے مواقع فراہم کیے گئے۔[10] جیسے جیسے ان کمپنیوں کی کیڑے مار ادویات کا استعمال بڑھا، منصوبہ میں حصہ لینے والے کسانوں کے لیے کاشتکاری میں استعمال ہونے والی اشیاء کی قیمت کی ادائیگی ناممکن ہوتی گئی اور وہ قرضے میں پھنستے گئے۔[11] اسی طرح وہ کمپنیاں جو عالمی بینک کی ساجھاداری کے ذریعے دیہاتی علاقے کے رہنے والوں تک رسائی میں کامیابی حاصل کرتی ہیں ایسی خطرناک زہریلی مصنوعات کو متعارف کرتی جارہی ہیں جن سے دنیا بھر میں لاکھوں لوگ زہریلے پن کے شکار ہو رہے ہیں، خاص کر غریب کسان اور ان کے بچے۔[12]

عالمی بینک کی کیڑے مار ادویات اور جینیاتی انجینیئرنگ کمپنیوں کے ساتھ ساجھاداری بینک کے ماحولیاتی تحفظ کی ذمہ داری کے ساتھ بھی متضاد ہو سکتی ہے۔ ایسی کمپنیاں جو یہ چیزیں بنانے اور انہیں منڈی میں فروخت کرنے میں مصروف ہیں وہ اپنے فوری تجارتی مفاد کو طویل عرصہ کی ماحولیاتی بہتری پر ترجیح دیتی ہیں۔ نتیجتاً کیڑے مار ادویات بنانے والی کمپنیاں جو بڑے زور شور سے ادویات کی فروخت بڑھاتی ہیں، اپنی مصنوعات سے پانی اور مٹی کو آلودہ کرتی ہیں، جنگلی جانداروں کو نقصان پہنچاتی ہیں اور ماحولیاتی توازن میں بگاڑ پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں۔[13] اس کے علاوہ ناکافی طور پر آزمائی گئی جانوروں اور پودوں کے جینیاتی مواد کے ملاپ سے پیدا کی گئی فصلیں (ٹرانس جینک فصلیں) ماحول کا حصہ بنانے سے قدرتی طور پر پہلے سے موجود جانداروں کی تنوع (بائیوڈائی ورسٹی) کے لیے نئے خطرات پیدا کرنے کی باعث ہیں جس سے فصلوں اور ان سے متعلقہ جنگلی پودوں میں جینیاتی آلودگی پیدا ہو سکتی ہے، خوراک کی حفاظت کے لیے خطرات اور انسانوں میں الرجی رونما ہونے کا سبب بن سکتی ہیں۔[14]

چھپے ہوئے اور غیر منصفانہ فوائد: روہن پولنک کی مثال

کیڑے مار ادویات تیار کرنے والی ایک فرانسیسی کمپنی روہن پولنک ایگرو نے عالمی بینک کے ساتھ اپنے (بہتر) تعلقات کو اپنی کیڑے مار ادویات کی فروخت کو بڑھانے کے لیے استعمال کیا۔ اس طرح اس تعلق کے راستے کمپنی نے مغربی افریقہ میں اپنی کیڑے مار ادویات کی فروخت بڑھانے کے لیے نئی منڈی تلاش کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ جنوری ۱۹۹۸ میں روہن پولنک کمپنی نے اپنی پریس ریلیز میں کیمرون اور سینی گال کی حکومتوں کے ساتھ ہونے والے تعاون کے نئے معاہدوں پر دستخط کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "عالمی بینک کی معاونت سے طے پائے جانے والے یہ معاہدے اس وسیع پروگرام کا حصہ ہیں جس میں مغربی اور وسطی افریقہ بھی شامل ہیں۔ اس معاہدے نے کپاس اور کیلے کی منڈی میں پہلے سے سرگرم روہن پولنک ایگرو کمپنی کو اس قابل کر دیا ہے کہ اب وہ کافی، کوکو، چاول اور سبزیوں کی منڈی میں بھی سرگرم ہو جائے جو اس خطے میں فصلوں کے بچاؤ (دوسرے الفاظ میں کیڑے مار ادویات کی) کی منڈی کا ۴۰ فیصد حصہ بنتی ہیں"۔[1]

عالمی بینک، روہن پولنک کی مغربی افریقہ میں اپنی منڈی میں حصہ بڑھانے کی حکمت عملی میں کوئی نادانستہ حصہ دار نہیں تھا۔ ۱۹۹۰ کی دہائی کے اواخر میں عالمی بینک نے اپنے ایک اہلکار الاسینی سو نامی شخص کو عالمی بینک کے (کمپنیوں کے ساتھ) تبادلہ پروگرام کے تحت روہن پولنک بھیجا۔ اس شخص کو یہ خاص کام سونپا گیا تھا کہ وہ "کئی افریقی ممالک میں روہن پولنک ایگرو اور دیہی ترقی کے اداروں کے مابین پروگراموں"[2] کا انتظام کرے۔

الا سینی سو کے وہاں مدت ملازمت کے دوران ہی افریقی ممالک کیمرون، آئیوری کوسٹ اور گھانا نے عالمی بینک کے منصوبوں کے لیے اپنی تجاویز جمع کرائیں جن میں روہن پولنک جیسی کمپنی کے لیے کافی جگہ تھی کہ وہ زرعی پروگرام میں اپنی سرگرمیوں کو بڑھائیں۔

کیمرون کی طرف سے پروجیکٹ دستاویز عالمی بینک اور روہن پولنک کے درمیان ایک دستخطی معاہدے کا خصوصی ذکر کرتی ہے۔[۳] عالمی بینک، روہن پولنک کے ساتھ اپنی ابھرتی ہوئی ساجھاداری کا بھی ذکر کرتا ہے جس کی وجہ سے کمپنی اس قابل ہو جائے گی کہ وہ ''ایک ابتدائی تجرباتی منصوبہ شروع کرے جس کے تحت وہ خاص ماہرین کو اپنی مصنوعات (پھپھوند مار اور پودے مار ادویات) کے استعمال کی تربیت دے، چونکہ بعد میں یہ مصنوعات کسانوں کو فراہم کی جائیں گی۔ روہن پولنک کے اہلکار.... قطعات یا پلاٹ اپنی نگرانی میں مزید اہلکاروں کے ساتھ چلائیں گے''۔[۴] الا سینی سو نے گھانا میں وزارت خوراک وزراعت کو ایک خط لکھا جس میں ''روہن پولنک اور وزارت کے مابین تعاون'' پر ایک لائحہ عمل پیش کیا۔ اس خط کی ایک نقل کاپی انہوں نے عالمی بینک کو بھی بھیجی۔ تین ماہ بعد گھانا نے عالمی بینک کو تجاویز پیش کیں جن میں ''جڑی بوٹی تلف کرنے والی اور کیڑے مار ادویات.... کی پیداوار، درآمد اور تقسیم'' کے اصولوں کو زیر بحث لایا گیا اور ''ان مسائل، پابندیوں کو دور کرنے کا خیال ظاہر کیا جو ان سرگرمیوں میں رکاوٹ ہیں''۔[۵]

عالمی بینک اور روہن پولنک کے درمیان تعلق دہرے یا چھپے ہوئے مفاد اور غیر منصفانہ فوائد جیسے بہت ہی اہم معاملات کو اٹھاتا ہے۔[۶] روہن پولنک نے عالمی بینک کی ساجھاداری سے واضح مالیاتی فوائد حاصل کیے ہیں۔ عالمی بینک کے اہلکاروں، معلومات اور امداد تک رسائی کی وجہ سے اسے دوسری کمپنیوں اور نجی شعبے پر واضح برتری تھی۔ ممکن ہے کہ ان کمپنیوں میں سے کوئی ایسی ہوتی کہ جو شاید اپنے ترقیاتی کام میں کیمیائی استعمال میں کمی لانے والے طریقہ استعمال کو پیش کرتی۔

مزید یہ کہ اوپر بیان کیے گئے خصوصی تعلقات ''تحفظاتی پالیسی او پی ۴٫۰۹'' کے ساتھ مطابقت کے بارے میں شدید اندیشوں کی نشاندہی کرتی ہے۔ او پی ۴٫۰۹ پالیسی عالمی بینک کے قرضہ کے ذریعے مقروض ممالک سے خاص کر مطالبہ کرتی ہے کہ وہ مصنوعی کیمیائی کیڑے مار ادویات پر سے انحصار کم کریں اور کسانوں کے اپنے (قدرتی طریقوں) سے کیڑوں سے نمٹنے کے ایسے مربوط انتظامی طریقوں کو آگے بڑھائیں جو ماحولیات کو اپنا بنیاد بناتی ہوں۔ سینی گال میں ٹماٹر پر پہلے سے استعمال ہونے والی کیڑے مار ادویات کی جگہ روہن پولنگ کے تیار کردہ کیڑے مار ادویات نے لے لی۔ اسی کے ساتھ ساتھ کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ پہلے سے بھی زیادہ ہونے لگا۔ ان میں سے کچھ کیڑے مار ادویات او پی ۴٫۰۹ کے منتخب کردہ معیار پر پوری نہیں اترتیں یا پھر امریکی اور یورپی یونین میں ان مصنوعات کو ٹماٹر پر استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

عالمی بینک کا اپنے اہلکاروں کا کیڑے مار ادویات تیار کرنے والی بین الاقوامی کمپنیوں سے تبادلہ اور اس کی روہن پولنک کمپنی سے خصوصی تعلقات جیسے فیصلے بینک کی آئی پی ایم (کیڑوں پر قابو پانے کا مربوط انتظام) کی پالیسی اور اس کے ایک ایماندار دلال کی حیثیت سے فیصلہ سازی اور اپنے گاہکوں کو مشورہ دینے کی قوت کو کمزور اور کھوکھلا کرتی ہے۔

اختتامیہ:

کیڑے مار ادویات تیار کرنے والی اور جینیاتی انجینیئرنگ کمپنیوں کی عالمی بینک کے ساتھ ساجھاداری کی خصوصیات حامل ہی نہیں کہ بینک کے رہنما اصولوں، جو کہ دہرے مفاد اور غیر منصفانہ فواد سے اجتناب، نیک نامی اور مخصوص طریقہ حکمرانی پر مبنی ہیں، پر پورا اتر پائیں۔ اوپر بیان کی گئی مثالیں اور کمپنیوں کے مختصر تعارفی جائزے میں تاریخی دستاویزی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کمپنیاں واضح طور پر عالمی بینک کے لیے غلط ساجھادار ہیں۔ بڑی بڑی کیڑے مار ادویات اور جینیاتی انجینیئرنگ سے وابستہ کمپنیوں کے بجائے، غیر سرکاری تنظیموں اور عوامی گروہوں سے ساجھاداری بہتر ہے۔ کیونکہ ان کمپنیوں کے برعکس ان گروہوں کا ترقیاتی فیصلوں کے نتائج سے کوئی مالی فوائد وابستہ نہیں ہوتے اور وہ پائیدار اور بہتر پیداوار، غربت میں کمی اور ماحولیاتی تحفظ میں زیادہ مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

حوالہ جات

۱۔"پارٹنرشپ وِدھ دی پرائیوٹ سیکٹر:اسسمنٹ اینڈ اپروول، بزنس پارٹنرشپ اینڈ آؤٹ ایچ گروپ"، ورلڈ بینک واشنگٹن ڈی سی۔ورلڈ بینک کے ویب سائٹ دیکھیے۔

http://www.worldbank.org/business/03assessment.html#guidance

۲۔ایضاً۔ ۳۔ایضاً۔ ۴۔ایضاً۔ ۵۔ایضاً۔ ۶۔ایضاً ۷۔ایضاً

۸۔ http://www.staffexchange.org

۹۔ مورے، ڈی آئی اینڈ ٹیلر، "کلیم نوایزی ویکٹریز:ایلویشن آف پیسٹی سائیڈ اینڈ سٹریز گلوبل سیف یوز کمپین"، ورلڈ ڈیولپمنٹ ۲۰۰۰، ۴۹–۳۵، ۲۸:۱۷ اس کے ساتھ دیکھیے مورے، ڈی، "کلنگ وی ٹنگ کرائسس دی ہیومن کوسٹ آف پیسٹی سائیڈز ان سینٹرل امریکہ"، آسٹن، ٹی ایکس:یونیورسٹی آف ٹیکساس پریس، ۱۹۹۴ اور ہروسکا، اے، "کیٹرری ڈیوسٹر پیسٹی سائیڈیوز اراؤنڈ دی ورلڈ"، گلوبل پیسٹی سائیڈ کمپینیز، مئی ۱۹۹۳۔

۱۰۔ایشی۔ایٹ مین، ایم اینڈ این آرڈیوٹی، کمیونٹی مانیٹرنگ آف آئی پی ایم وی ایس پیسٹی سائیڈ یوز ان اے ورلڈ بینک پروجیکٹ ان انڈونیشیا، آئی ان ٹی ایل جے کوپ اینوار ہیلتھ، ۲۰۰۲ آنے والا شمارہ۔

۱۱۔ یایاسن ڈولا اوام، پارٹیسپری مانٹرینگ آف دی ورلڈ بینک اینٹی گریٹڈ سوامپس ڈیولپمنٹ پروجیکٹ (لون ۳۷۵۵ آئی این ڈی)، سولو، انڈونیشیا، ۱۹۹۹۔

۱۲۔ورلڈ ہیلتھ آرگنائیزیشن، دی پبلک ہیلتھ امپیکٹس آف پیسٹی سائیڈ زیوزان ایگری کلچر، جنیوا، سوئٹزرلینڈ، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن، ۱۹۹۰، وسلنگ ایٹ آل، ایگری کلچرل پیسٹی سائیڈ یوزان ڈیولپنگ کنٹریز:ہیلتھ انفلکس اینڈ ریسرچ نیڈز آئی این ٹی (اینگل) جے ہیلتھ سروسز، ۱۹۹۷، جلد ۳۰۸–۲۷۳ :۲۷ اور جیارا تام، جے، ایکیوٹ پیسٹی سائیڈ پوازنگ:اے میجر گلوبل ہیلتھ پرابلم سہ ماہی ورلڈ ہیلتھ ۱۹۹۰، جلد ۴۳–۱۳۹ :۴۳۔

۱۳۔ڈین ہام، بی دی پیسٹی سائیڈ ہزرڈ:اے گلوبل ہیلتھ اینڈ اینوائرمنٹل آڈٹ، لندن، یوکے:زیڈ باکس فار پیسٹی سائیڈ ٹرسٹ، ۱۹۹۳۔اور دیکھیے، پائی مینٹل، دی گرین ریولیوشن ایگری کلچر اینڈ کیمیکل ہزرڈز، دی سائنس آف دی ٹوٹل انوائرمنٹ، ۱۹۹۶، ۱۸۸، سپلمنٹ ۳۹۸–۵۸ :۱۔

۱۴۔ریسلر، جے اینڈ ایم میلون، دی ایکولوجیکل رسک آف انجینئر ڈ کراپس، ایم آئی ٹی پریس، کیمبرج ایم اے، اپریل ۱۹۹۶۔

چھپے ہوئے اور غیر منصفانہ فوائد: روہن پولنک کی مثال

۱۔ http:www.rhone.poulenc.com روہن پولنگ ایگروکا ایونٹس کے ساتھ انضمام کے بعد ویب سائٹ ختم کر دی گئی۔

۲۔http://www.worldbank.org/hrs/sep/perspectives/worldbank/asow_sep_profiles.html

۳۔ورلڈ بینک، "کیمرون نیشنل ایگری کلچر اینڈ ریسرچ پروگرام سپورٹ پروجیکٹ" پروجیکٹ اپرائزل ڈاکومنٹ، ۱۹۹۸، صفحہ نمبر ۱۸۔

۴۔ورلڈ بینک، "فائنڈنگز، افریقہ ریجن نمبر ۲۶، مارچ ۱۹۹۹" ۔ http://www.worldbank.org/afr/findings/infobeng/infob2.htm پر دستیاب ہے۔

۵۔ورلڈ بینک "گھانا ایگری کلچر سب سیکٹر سروسز انوسٹمنٹ پروگرام (جی ایچ پی ای ۹۸)" پروجیکٹ انفارمیشن ڈاکومنٹ۔۱۴، اپریل ۱۹۹۹۔

۶۔ورلڈ بینک کا نجی شعبے کے ساتھ ساجھا داری کے رہنما اصول "متضاد مفاد کے خطرات" کی تعریف اس طرح کرتا ہے کہ "جب نجی شراکت دار کے ملوث ہونے کے باعث ابتدائی کام حاصل کرنے بعد......مثلاً منصوبہ پر پروگرام ڈائزین کا کام اور اس کے بعد ایسا کام حاصل کرنے کی امید جو پہلے کام سے منسلک ہو..... مثلاً وہ مزید مشاورتی خدمات ہوں یا اشیاء اور خدمات کی فراہمی ہو۔"غیر منصفانہ مفاد کے خطرات" اس طرح بیان کیے گئے ہیں کہ "یہ کسی ایک کمپنی کو غیر منصفانہ (طریقہ سے) سے فائدہ پہنچاتے ہوئے......ان کو بینک کا نام اس طرح استعمال کرنے کی چھوٹ دینا کہ جس سے کمپنی کی کئی مصنوعات یا خدمات کی منظوری میں بینک کی رضا شامل ہو"، "ایسی مشہوری کی جائے جس سے یہ اظہار ہو کہ ورلڈ بینک گروپ، کمپنی یا اس کی مصنوعات کا حامی ہے" اور (ورلڈ بینک) "نجی شعبے کے شراکت دار کو خصوصی مفاد، فوقیت اور فائدے دینا چاہتا ہے۔اس میں معلومات تک رسائی، منڈی کی برتری یا عالمی بینک کے مالیاتی منصوبہ کے تحت ساز و سامان تک رسائی حاصل کرنے کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے"۔

بائر

جائزہ

بائر کمپنی دنیا کے چند زہریلے ترین کیڑے مار ادویات تیار کرتی ہے۔ یہ کمپنی اس وقت ایک دوسری بین الاقوامی کمپنی، ایونٹس کروپ سائنس کے حصول میں سرگرم ہے۔ ایونٹس حاصل کرنے کے بعد بائر دنیا کی دوسری سب سے بڑی زرعی کیمیکل (ایگرو کیمیکل) کمپنی بن جائے گی۔ بائر اور ایونٹس اور وہ تمام کمپنیاں جو انہوں نے ماضی میں خریدیں یا پھر ان کے ساتھ ضم ہوئیں گئی

کمپنی کا مختصر تعارف:

آج کی بین الاقوامی کمپنی بائر ۱۸۶۳ میں جرمنی میں ایک چھوٹی سی رنگساز کمپنی کی حیثیت سے وجود میں آئی۔ ۱۹۲۵ میں بائر کمپنی دوسری دو کمپنیوں (بی اے ایس ایف اور ہوئیکسٹ کے ساتھ ضم ہو کر ایک نئی کمپنی آئی جی فاربین کمپنی کی شکل میں سامنے آئی۔ جب جرمنی کے نازی حکمران ہٹلر نے عوام کو پکڑ کر کیمپوں میں قید کیا اور انہیں اجتماعی طور پر مارنے کے لیے زہریلی گیس کی ضرورت پڑی تو آئی جی فاربین نے اس ضرورت کو پورا کیا، اس طرح فاربین کیمپوں میں لوگوں کو ہلاک کرنے میں استعمال ہونے والی گیسوں کی تیاری میں ملوث رہی۔[1] دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ کے بعد اتحادی طاقتوں (امریکہ، برطانیہ اور ان کے ساتھی) نے آئی جی فاربین کمپنی توڑ دی۔ اس طرح جنگ کے خاتمے کے بعد بائر، ہوئیکسٹ اور بی اے ایس ایف سابقہ کمپنی آئی جی فاربین پر عائد کردہ الزامات سے بری الزمہ قرار دیے گئے۔ امریکہ اور ان کے اتحادیوں نے تینوں کمپنیوں کو آئی جی فاربین کے جنگی جرائم کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا۔[2]

آج بائر ایک بین الاقوامی کمپنی ہے جو صنعت اور زراعت سے لیکر گھریلو استعمال کے لیے پلاسٹک اور دوسرے کیمیکلز اور ادویات تیار کرتی ہے۔ اس کی تیار کردہ کئی کیڑے مار ادویات کا شمار انتہائی زہریلی کیڑے مار ادویات میں ہوتا ہے۔ سال ۲۰۰۰ میں بائر کے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ۳۵۰ کے لگ بھگ کارخانوں میں تقریباً ایک لاکھ ۲۲ ہزار ملازمین تھے جبکہ اسی سال بائر کی خالص آمدنی ۱ء۶ بلین امریکی ڈالرز تھی۔ بائر کمپنی سال ۲۰۰۰ میں دنیا کی چھٹی سب سے بڑی زرعی کیمیکل کمپنی تھی جس نے اس دوران ۲ء۲ بلین امریکی ڈالرز سے زیادہ کا مال فروخت کیا۔[3]

بائر کمپنی حال ہی میں ایونٹس گروپ سائنس کمپنی کو حاصل کرنے کے عمل سے گزر رہی ہے۔ بائر کا ایونٹس کے ساتھ ملکر مشترکہ مال کے فروخت کرنے کا تخمینہ ۵ء۷ اور ۶ء۱ بلین امریکی ڈالرز کے درمیان لگایا گیا ہے جس سے بائر دنیا کی دوسری سب سے بڑی زرعی کیمیکل کمپنی بن جائیگی۔

ایونٹس ایک بین الاقوامی کمپنی ہے جس نے ادویات اور زرعی پیداوار کو اپنے کاروبار کا مرکز بنایا ہے۔ یہ کمپنی خود دو کمپنیوں ہوئیکسٹ (جرمنی) اور روہن پولنک (فرانس) کے انضمام کے بعد دسمبر ۱۹۹۹ میں وجود میں آئی۔ دراصل ایونٹس کروپ سائنس کمپنی جو کیڑے مار ادویات، جینیاتی اور غیر جینیاتی دونوں قسم کے بیج تیار کر کے ان کا کاروبار کرتی ہے، روہن پولنک ایگرو اور ہوئیکسٹ ایگرایو کا مجموعہ ہے۔ ایونٹس کے ۱۴۰ سے زائد ممالک میں ۱۶ ہزار ملازمین ہیں۔[4] ایونٹس کروپ سائنس کمپنی دنیا میں کیڑے مار ادویات تیار کرنے والی تیسری سب سے بڑی کمپنی ہے۔ سال ۲۰۰۰ میں ایونٹس کمپنی نے ۳ء۷ بلین امریکی ڈالرز کا مال فروخت کیا۔

حوالوں سے بدنام ہیں۔ ان کی دواؤں کے استعمال سے پیرو نامی ملک کے بچے لقمہ اجل بنے۔ افریقہ کے ملک میڈا گاسکر میں کیمیائی دھماکہ اور جینیاتی انجینئرنگ سے تیار کردہ اسٹار لنک نامی مکئی کے سانحہ کی ذمہ دار ہیں۔ یہ تو کمپنی کے چند گنے چنے اوروں سے زیادہ مشہور تباہ کن کارنامے ہیں، بہت سارے واقعات کی خبریں تو منظر عام پر ہی نہیں آتی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ متاثرین یا تو غریب دیہاتی ہوتے ہیں یا پھر مزدور، کسان جنکی آواز نا قابل غور رہوتی ہے۔ عالمی بینک نے نجی شعبہ کے ساتھ مل کر کام کرنے کے کچھ قواعد وضوابط بنائے ہیں اگر ان قواعد وضوابط کی روشنی میں دیکھا جائے تو واضح طور پر بائر کمپنی عالمی بینک کی ساجھاداری کے لیے نا اہل قرار پائی جاتی ہے۔[1]

صحت اور ماحول کو پہنچنے والے نقصانات

کیمیائی دھماکے

بائر کمپنی میں ایونٹس نامی کمپنی بھی ضم ہونے جارہی ہے جو اور روہن پولنک نامی کمپنیوں کے انضمام کے بعد ۱۹۹۹ میں وجود میں آئی تھی۔ ایگرایو کمپنی کی جرمنی میں واقع کارخانے میں کیڑے مار ادویات کا ایک خوفناک دھماکہ ہوا تھا۔ اس دھماکے سے ۵۰ ہیکٹر رقبہ پر پھیلا ہوا رہائشی علاقہ خطرناک حد تک پودے تلف کرنے والی دوا سے ہونے والی آلودگی کی زد میں آیا۔ حادثہ کے تقریباً دو گھنٹے گزرنے کے بعد کمپنی نے علاقہ کے مکینوں کو کیمیائی مواد کے اخراج کے بارے میں خبردار کیا اور کہا کہ لوگ کھڑکیاں اور دروازے بند کر کے گھروں تک محدود رہیں۔[2] اسی طرح ۱۹۹۷ میں ہوئیکسٹ نامی کمپنی (جو اب ایونٹس کا حصہ ہے) کی میڈ اگاسکر، افریقہ میں واقع فیکٹری میں بھی دھماکہ ہوا۔ اس کارخانے میں بننے والی کیڑے مار ادویات سے انتہائی گنجان آباد علاقہ وسیع پیمانے پر آلودگی کی زد میں آیا۔ کمپنی کی حفاظتی تدابیر سے غفلت اور لاپرواہی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ آگ بجھانے کے لیے جتنا پانی عام طور پر درکار ہوتا ہے، دھماکہ کے وقت اس سے کم مقدار میں پانی موجود تھا۔ اس پر طرّہ یہ کہ علاقے کے حکام نے جب کمپنی سے ان کیمیائی مواد کی تفصیلات طلب کیں، جن کے باعث دھماکہ ہوا تھا، تو کمپنی نے مقامی حکام کے کئی بار مطالبہ کرنے کے باوجود یہ تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ اس دھماکہ کی وجہ ۵۰ سے زائد کیڑے مار ادویات تھیں۔ ان ادویات میں انتہائی خطرناک اور مہلک کیڑے مار ادویات مثلاً 2,4-D اور اینڈوسلفان شامل تھیں۔[3]

کیڑے مار ادویات کو غیر محفوظ طریقے سے ٹھکانے لگانا

ایونٹس سمیت چار کیمیائی کمپنیوں نے سمندر میں گرائے جانے والے ڈی ڈی ٹی کی صفائی کے ضمن میں ۳۷ ملین امریکی ڈالرز کا خرچہ برداشت کیا۔ یہ چار کمپنیاں شمالی کیلیفورنیا کے ایک ساحل کو کچرا کنڈلی کے طور پر استعمال کرتی تھیں۔ بعد ازاں ان کمپنیوں نے سمندر کی صفائی کی ذمہ داری قبول کرلی۔ ایونٹس اور دوسری کمپنیاں بضد ہیں کہ ڈی ڈی ٹی قدرتی طور پر حل پذیر ہے اور خود ہی حل ہو کر ماحول کا حصہ بن جاتی ہے اس لیے سمندر کی صفائی کی ضرورت نہیں ہے۔[4] (صفائی کے اخراجات برداشت کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ حقیقت اس کے برعکس ہے اور یہ دلائل کھوکھلے ہیں)۔ حقیقت یہ ہے کہ اس علاقہ کی مچھلیاں اس وقت بھی اس قدر زہر آلود اور مضر صحت ہیں کہ انہیں خوراک کا حصہ نہیں بنایا جاسکتا۔

انتہائی مہلک کیڑے مار ادویات کی پیداوار

ایونٹس کمپنی دنیا کی بدترین کیڑے مار ادویات تیار کرتی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

● **''ڈرٹی ڈزن'' میں الڈی کارب کی شمولیت:** ایونٹس کی تیار کردہ دوا الڈی کارب انتہائی خطرناک اور مہلک ادویات کی فہرست ڈرٹی ڈزن میں شامل کی گئی ہے۔ دنیا میں کیمیائی ادویات کے خلاف برسرپیکار تنظیم پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک نے انتہائی مہلک اور خطرناک کیمیائی ادویات کی فہرست شائع کی جو ڈرٹی ڈزن (ایک درجن گندی کیمیائی یا سخت نقصاندہ ادویات) کہلاتی ہے۔ الڈی کارب امریکہ میں رجسٹرڈ ہونے

ترقی پزیر ممالک میں زہریلے کیڑے مار ادویات کی زبردستی فروخت

میتھائل پاراتھیان۔ بائر کمپنی اعصاب کو متاثر کرنے والی زہریلی دوا میتھائل پاراتھیان تیار کرتی ہے، جو کہ ایک انتہائی مضر صحت کیڑے مار دوا ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے اپنی درجہ بندی میں اسے انتہائی خطرناک اول درجے (Class 1a) میں جگہ دی ہے جبکہ پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ کی فہرست ڈرٹی ڈزن میں بھی یہ دوا شامل ہے۔ میتھائل پاراتھیان ایک معاہدے (روٹرڈم کنونشن آن دی پرایئر انفارمڈ کونسنٹ یعنی ایسا کنونشن جو زہریلی ادویات کے بارے میں استعمال سے قبل آگہی اور اس کی بنیاد پر استعمال پر مبنی ہے) کی فہرست میں بھی شامل کردیا گیا ہے۔ اس معاہدے کا مقصد معاہدے میں شامل ممالک کو مہلک کیڑے مار ادویات کی درآمد روکنے کے سلسلے میں مدد فراہم کرنا ہے۔

اینڈوسلفان سے بچوں کے سر معمول سے بڑھ جاتے ہیں

● **پیرو میں زہریلی کیڑے مار ادویات کے شکار:** جنوبی امریکہ کے ملک پیرو کے ایک گاؤں میں ۲۲، اکتوبر ۱۹۹۹ کو ۲۴ بچے ہلاک اور ۱۸ دوسرے اس وقت زہریلے پن کے شکار ہوئے جب انہوں نے بائر کمپنی کا تیار کردہ میتھائل پاراتھیان سے آلودہ پاؤڈر کا دودھ پیا۔ بائر کمپنی میتھائل پاراتھیان کو پلاسٹک کے چھوٹے تھیلوں میں فروخت کرتی تھی۔ اس تھیلے پر خبردار کرنے والے جملے ہسپانوی زبان میں تحریر تھے لیکن اس گاؤں اور ۱۰ ملین لوگوں کی زبان جو کہ اینڈین کے پہاڑی علاقوں کی زبان ہے، میں تحریر نہیں تھے۔ ان تھیلوں پر ایسے تصویری خاکے دیے گئے تھے جو زہریلے سبزیوں کے بجائے ہری بھری تازہ سبزیوں کا گمان پیش کرتی تھیں۔ ۲۲، اکتوبر ۲۰۰۱ کو اس المیہ کی دوسری سالگرہ کے موقع پر گاؤں والوں نے بائر کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔[1]

اینڈوسلفان سے بچوں میں پیدائشی جسمانی نقائص واقع ہوتے ہیں

اینڈوسلفان۔ اینڈوسلفان ایک کیمیائی کیڑے مار دوا ہے۔ کئی ممالک نے انسانوں کے لیے انتہائی زہریلی ہونے کی وجہ سے اس کے استعمال پر پابندی عائد کردی ہے۔ اس انتہائی زہریلی حشرات کش دوا کے بارے میں گمان کیا جاتا ہے کہ یہ ہارمونز کے افعال میں مداخلت کرتی ہے۔[2]

بشکریہ: تھنل کنزرویشن اینڈ انفارمیشن نیٹ ورک، کیرالہ

● فلپائن میں سرکاری ادارے اور کیڑے مار ادویات کے خلاف سرگرم افراد کو دھمکیاں: اینڈوسلفان کو فلپائن میں نقصاندہ کیڑے مار دوا تصور کرنے کے بعد حکومت نے ۱۹۹۲ میں اینڈوسلفان کے استعمال پر پابندی عائد کردی۔ یہ پابندی ہوئیکسٹ کمپنی کو پسند نہیں آئی اور اس نے فلپائن کے سرکاری ادارے فلپائن فرٹیلائزر اینڈ پیسٹی سائیڈ اتھارٹی کو چیلنج کیا۔ اس کے علاوہ اینڈوسلفان کے خلاف بولنے والے ایک ڈاکٹر کے خلاف ہتک عزت کی کارروائی کی جس نے ایک جلسہ عام میں اینڈوسلفان کے خطرات کی نشاندہی کی۔ اس ڈاکٹر نے جلسہ عام میں اینڈوسلفان کو فلپائن میں کیڑے مار ادویات کے ضمن میں سب سے زیادہ خطرناک کیڑے مار دوا کے طور پر پیش کیا تھا۔[3]

اینڈوسلفان سے جانوروں میں جسمانی نقائص واقع ہوتے ہیں

● کولمبیا میں غلط معلومات: جنوبی امریکہ کے ملک کولمبیا کی عوام ۶ سال کی سخت جدوجہد کے بعد ۱۹۹۵ میں اینڈوسلفان پر حکومت سے پابندی لگوانے میں کامیاب ہوئی۔ اس پابندی کے بعد ہوئیکسٹ کمپنی نے اخبارات میں پورے صفحے کا اشتہار شائع کرایا جس میں کولمبیا کے عوام کو خبردار کیا گیا تھا کہ اینڈوسلفان کے بغیر کولمبیا کے باسیوں کے غربت میں اضافہ ہوگا۔[4]

والی زہریلی ترین کیڑے مار ادویات میں سے ایک ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے کیمیائی درجہ بندی میں اسے انتہائی خطرناک شمار کی جانے والی کیمیائی دوا قرار دیا ہے۔[5]

ایونٹس کی طرح بائر بھی انتہائی خطرناک کیڑے مار ادویات تیار کرتی ہے جس میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔

● **میتھامائیڈوفاس کے زہریلے باقیات:** میتھامائیڈوفاس زراعت میں استعمال ہونے والی کیمیائی دوا ہے۔ امریکی ادارہ برائے تحفظ ماحولیات (ای پی اے) کے مطابق یہ دوا آبی ماحول میں زیادہ زہریلی ثابت ہوتی ہے۔ زرعی پیداوار یا خوراک میں میتھامائیڈوفاس کے باقیات زہریلے پن کا سبب بنتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دنیا بھر میں سینکڑوں حادثات رونما ہوئے ہیں۔ ان واقعات کے بعد کئی ممالک نے میتھامائیڈوفاس کے استعمال پر پابندی عائد کردی ہے۔[6]

● **فنتھیان کے پرندوں پر مہلک اثرات:** فنتھیان پرندوں کو مارنے کا سبب بنتی ہے۔ یہ عالمی ادارہ صحت کے درجہ بندی کے پیمانے کے مطابق درمیانے درجے کا زہر ہے۔ ای پی اے کے مطابق یہ دوا آبی ماحول میں زیادہ زہریلی ہوتی ہے۔ یہ کیڑوں اور پرندوں کو مارنے کے کام آتی ہے۔ اس کے استعمال سے ان کی جسمانی ساخت اور معمول کی صلاحیت شدید طور پر متاثر ہوتی ہے۔ زراعت میں فنتھیان کے استعمال سے نظر کی کمزوری کے علاوہ آنکھوں کے دیگر نقائص وابستہ کیے جاتے ہیں۔[7] فنتھیان کے شکار صرف وہ پرندے ہی نہیں بنتے جن سے چھٹکارا پانا مقصود ہوتا ہے، بلکہ بڑی تعداد میں کئی دوسرے جنگلی پرندے بھی اس کی زد میں آتے ہیں۔[8]

سپر فنڈ مقامات

امریکی حکومت نے ملک میں ''سپر فنڈ'' ایسے جگہوں کو قرار دیا ہے جن کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں رکھا جاتا یا یہ وہ مقامات ہوتے ہیں جہاں خطرناک فضلات ڈالے جاتے ہیں۔ حکومت ایسے مقامات کی نشاندہی کے لیے سپر فنڈ کی اصطلاح استعمال کرتی

ہے۔ بائر اور ایونٹس کمپنیوں کے ذیلی ادارے کم از کم ایسے ۲۴ مقامات وضع کرنے کے ذمہ دار ہیں۔[9]

حیاتیاتی تحفظ (بائیو سیفٹی) میں رخنہ

● **اسٹارلنک کا سانحہ:** ایونٹس کمپنی کی اسٹارلنک، مکئی کی جینیاتی انجینئرنگ سے تیار کردہ قسم تھی۔ اس جینیاتی مکئی کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ کیڑوں کو مارنے کے لیے زہریلی خصوصیات رکھتی ہے۔ ای پی اے نے اسٹارلنک مکئی کا استعمال انسانوں کے لیے ممنوعہ قرار دیا تھا۔ ای پی اے نے اسکو جانوروں کے لیے چارے کے طور پر استعمال کے لیے کاشت کرنے کی اجازت دے دی۔ انسانوں کے لیے اس کی بندش کی وجہ یہ تھی کہ اس سے الرجی (کسی بیرونی مواد کا جسم میں داخل ہونے کی وجہ سے مختلف مضر صحت اثرات کا ظاہر ہونا، مثلاً پتی اچھلنا یا دمہ وغیرہ) پیدا ہوسکتی ہے۔ ای پی اے نے اسٹارلنک کو مکئی کاشت کرنے کی اجازت اس شرط پر دی تھی کہ کسان اس کو دوسری مکئی، جو انسانوں کے استعمال کی غرض سے کاشت کی جائیگی، سے علیحدہ کاشت کریں گے اور خوراک کی تیاری کے عمل کے دوران بھی اسٹارلنک کو دوسرے اقسام کی مکئی سے علیحدہ رکھا جائے گا لیکن ان ہدایات کو نظرانداز کیا گیا۔

سال ۲۰۰۰ میں امریکہ کے ماحولیاتی گروہ اور صارفین پر مشتمل ایک اتحاد نے ایونٹس کے خلاف ان ہدایات پر عمل نہ کرنے کے ثبوت حاصل کیے۔ اس سال اسٹارلنک مکئی کی تیار کردہ مصنوعات سپر مارکیٹوں کی زینت بن گئی تھیں۔ اس طرح ایونٹس نے ای پی اے کی عائد کردہ شرائط کی کھلی خلاف ورزی کی۔ اس دوران امریکہ کے خوراک اور ادویات انتظامیہ (ایف ڈی اے) نے ایسی ۳۰۰ مصنوعات کا پتہ چلایا جو اسٹار لنک مکئی سے تیار کردہ تھیں جبکہ ۴۰ افراد کے بارے میں خبر آئی کہ انہیں اسٹار لنک مکئی کے مصنوعات استعمال کرنے کے باعث الرجی لاحق ہوئی۔ یہ بھی پتہ چلا کہ اسٹارلنک مکئی نے بڑی تعداد میں دوسری فصلوں کو زرگل کی منتقلی (کراس پولی نیشن) کے ذریعے آلودہ کیا یعنی اسٹارلنک کے زرگل عام مکئی کے فصل پر منتقل ہوئے جس سے یہ فصل بھی مضر صحت بن گئی تھی۔ کھیت کے علاوہ اناج ذخیرہ کرنے والے مقامات پر بھی اسٹارلنک مکئی کی دوسری فصلوں کے ساتھ مل جانے کی تصدیق ہوئی ہے۔

● **جینیاتی فصلوں کو پھیلانے کی کھلی چھٹی:** آسٹریلیا میں مقامی کچرا گھر سے ایونٹس کمپنی کی جینیاتی انجینئرنگ سے تیار شدہ کنولا کی فصل ملی۔ اس کے علاوہ آسٹریلیا میں ایونٹس کی جواب طلبی کی گئی کیونکہ یہ اپنے تجرباتی قطعہ اراضی کے گرد ۱۵ میٹر حد یعنی بفرزون بنانے میں ناکام رہی جو کہ جینیاتی پیداوار کو عام پیداوار سے الگ کرنے کا کام دیتی ہے۔[10] اسی طرح ۱۹۹۸ میں ایک برطانوی قوانین نافذ کرنے والی کمیٹی نے بھی ایونٹس کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ اس تنقید کی وجہ ایونٹس کے تجرباتی مقام سے جینیاتی انجینئرنگ والی گندم کے زرگل (پولن) کے متعین حدود سے باہر منتقلی تھی۔ برطانوی قوانین نافذ کرنے والی کمیٹی کا کہنا تھا کہ اس منتقلی کو روکنے کے لیے درکار اقدامات کرنے میں ایونٹس ناکام رہی ہے۔[11]

حوالہ جات

۱۔ پارٹنرشپس ویدھ دی پرائیوٹ سیکٹر: اسسمنٹ اینڈ اپرول بزنس پارٹنرشپ اینڈ آؤٹ ریچ گروپ، دی ورلڈ بینک گروپ، واشنگٹن، ڈی سی۔

http://www.worldbank.org/business/o3assessment.html#guidance

۲۔ ''ایونٹس''، کارپوریٹ واچ جی ای بریفنگ سیریز، اپریل ۲۰۰۰۔ http://www-grm.info.org.uk/gm-info/briefings/aventis3.html

۳۔ ''فائرات ہوئیکسٹ سٹوریج ڈی پوٹ ان میڈ اگاسکر'' پیسٹی سائیڈ نیوز نمبر ۳۸، دسمبر ۱۹۹۷ پی اے این، یو کے۔ ''کیمیکل ایکسپلوژیو: میڈ اگاسکر اینڈ الاباما،'' پی اے این یو پی ایس ۲۳، دسمبر ۱۹۹۷۔ ''ایونٹس'' کارپوریٹ واچ جی ای بریفنگ سیریز، اپریل ۲۰۰۰۔ http:\\www.gm-info.org.uk/gm-info/briefings/aventis3.html.

۴۔ ''ڈی ڈی ٹی مینوفیکچررز پے ۳۷ ملین ڈالرز فار کلین اپ'' گلوبل پیسٹی سائیڈ کیمپئنر، اپریل ۲۰۰۱۔ لوس اینجلس ٹائمز، ۲۰ دسمبر ۲۰۰۰۔

۵۔ پی اے این انٹرنیشنل، ڈرٹی ڈزن پیسٹی سائیڈ فیکٹ شیٹس، ۱۹۹۰۔

۶۔ ''سری لنکا بینز ٹوکسک پیسٹی سائیڈز،'' پی اے این یو پی ایس، ۱۹، مئی ۱۹۹۵۔

۷۔ ''آئی ڈی فیکٹس لنکٹ ٹو اور گینو فاسفیٹ ایکس پوژر'' کرنٹ ریسرچ مانیٹر نمبر ۴۴، اپریل ۱۹۹۴۔ دی پیسٹی سائنس ٹرسٹ۔

۸۔ ''یو ایس گورنمنٹ سوئیڈ فار برڈ ڈیتھس'' پی اے این یو پی ایس، یکم فروری ۲۰۰۲۔

۹۔ http://www.scorecard.org http://www.ntis.gov/search.htm

http://www.epa.gov/enviro/html/cerelis\cerclis_query.html

۱۰۔ ''رپورٹ ان آؤٹ آف ایونٹس کروپ سائنس پی ٹی وائی لمیٹڈ: کنڈکٹ آف فیلڈ ٹرائلز ان اکارڈنس ویدھ جی ایم اے سی ریگولیشنز'' www.health.gov.au/ogtr/publications/pdf/audaventis.pdf; ''جینیٹکلی مس پولیٹڈ آرگنزم: فاسٹ ٹریک فار جی ایم اوز؛'' آسٹریلین کنزرویشن فاؤنڈیشن جین اتھکس نیٹ ورک http://www.onlineopinion.com.au/2000/oct00/phelps.htm

۱۱۔ کارپوریٹ واچ۔ ایضاً۔

کمپنی کا مختصر تعارف

۱۔ ''ایونٹس ایس اے: سٹارلنک کارن کنٹرا ورسی سپوٹ لائٹس لارج فارماسیوٹیکل اینڈ کیمیکل کوس۔'' دی ایگری بزنس ایگزامنر، شمارہ نمبر ۹۵، ۱۲ نومبر ۲۰۰۰۔

۲۔ ایگری بزنس ایگزامنر، ایضاً۔ ۳۔ ''ایونٹس ان بریف'' http://www.aventis.com. ۴۔ ایگرو: ورلڈ کروپ پروٹیکشن نیوز، ۵ جنوری، ۲ مارچ اور ۳ اپریل ۲۰۰۱۔

ترقی پذیر ممالک میں کیڑے مار ادویات

۱۔ ''لیگل ایکشن فائلڈ اگینسٹ بائر ان دی پیسٹی سائیڈ پوائزننگ ڈیتھس آف ۲۴ چلڈرن ان دی پیرووین اینڈیز،'' ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۱۔

www.CBGnetwork.org/home/Newsletter_KCB/KCB_48/kcb_48.html.

۲۔ ایلی نوئے ای پی اے، رپورٹ آن اینڈ، کرائن ڈسرپٹنگ کیمیکلز، ایلی نوئے، ای پی اے، ۱۹۹۷۔

۳۔ روز تھل، ای اینڈ نیو یا،'' پی اے این کمپین اپ ڈیٹ: ہوئیکسٹ اینڈ اینڈوسلفان۔ دی ساگا کنٹی نیوز'' گلوبل پیسٹی سائیڈ کیمپئنر، جون ۱۹۹۵؛ ہیکی ای، ''انٹرنیشنل سیٹرز کمپین ٹارگیٹس ہوئیکسٹ پیسٹی سائیڈز'' گلوبل پیسٹی سائیڈ کیمپئنر، ستمبر ۱۹۹۴۔

۴۔ ایضاً۔

ڈاؤ کیمیکل

جائزہ

ڈاؤ کیمیکل ایک بین الاقوامی کمپنی ہے۔ اس کمپنی پر کئی حوالوں انضمام کے بل بوتے پر یہ ڈوپونٹ کمپنی کے بعد دنیا کی دوسری
سے تنقید کی جاتی ہے۔ ڈاؤ کمپنی ایجنٹ اورنج اور نیپام جیسے سب سے بڑی کیمیکل کمپنی بن گئی تھی۔[1] یونین کاربائیڈ، بھوپال،

خطرناک کیمیائی مرکبات بنانے کی ذمہ دار ہے جو امریکہ نے ایک ملک ویت نام کے خلاف جنگ میں استعمال کیے۔ اس کے علاوہ یہ بین الاقوامی کمپنی ''کلورو فلوروکاربن'' اور بڑے پیمانے پر استعمال ہونے والی کیڑے مار دوا ڈرسبن جیسی کیمیائی ادویات بنانے کی بھی ذمہ دار ہے۔ کلورو فلورو کاربن اوزون تہہ کے لیے نقصاندہ ہے۔ ڈاؤ کیمیکل غیر اخلاقی اصول و ضوابط کی حامل تاریخ رکھتی ہے جس میں انسانوں پر کیمیائی تجربات کرنا اور ای پی اے سے معلومات چھپانا شامل ہیں۔ ڈاؤ کیمیکل کمپنی نے ۱۹۹۹ میں یونین کاربائیڈ نامی کمپنی خرید لی۔ اس

کمپنی کا مختصر تعارف:

ڈاؤ کیمیکل کمپنی کئی قسم کی مصنوعات تیار کرتی ہے جس میں کیڑے مار ادویات، کپڑوں کی دھلائی میں استعمال ہونے والا کیمیائی مواد، رنگ اور چیزوں کے جمنے میں مزاحمت پیدا کرنے والی اشیاء (اینٹی فریز) کے علاوہ کاسٹک سوڈا، کلورین، ایتھائلین، پولی ایتھائلین، پولی اسٹائی رین، پولی وینائل کلورائیڈ (پی وی سی) اور کلورو عیٹڈ سالونٹ بھی تیار کرتی ہے۔ یہ تمام کیمیکلز دراصل کلورین کو دیگر کیمیائی مواد کے ساتھ ملا کر زیادہ درجہ حرارت پر تیار کیے جاتے ہیں جن سے ڈائی آکسین گیس خارج ہوتی ہے۔ ڈائی آکسین، انسانی جسم میں مائعات پیدا کرنے والے غدود یا ہارمونز (اینڈوکرین) اور انسانی مدافعاتی (امیون) نظام کے لیے حد درجہ خطرناک ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس کی تھوڑی سی مقدار بھی استعمال کی جائے تو انتہائی زہریلے پن کا سبب بنتی ہے۔[1] ۱۹۶۰ کی دہائی میں ڈاؤ کیمیکل کمپنی پر نیپام (جسے بدنام زمانہ کیمیائی بم، نیپام بم میں استعمال کیا جاتا ہے) میں استعمال ہونے والے اجزاء میں سے ایک جز کے واحد تیار کنندگان کی حیثیت سے زبردست تنقید کی گئی۔ نیپام بم انتہائی خطرناک کیمیائی بم ہوتا ہے۔ امریکی فوج نے ویت نام کی جنگ میں ان بموں کو عوام، گاؤں اور جنگلات کو جلانے کے لیے بے دریغ استعمال کیا تھا۔

انڈیا میں ایک ایسے کارخانے کی بھی مالک تھی جس سے ۱۹۸۴ میں ایک خطرناک گیس میتھائل آئسوسائی نیٹ اور مختلف کیمیائی مواد خارج ہوئے جن کے باعث ہزاروں کی تعداد میں انسان زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یہ ماحولیاتی تاریخ میں بدترین تباہ کن واقعات میں سے ایک ہے۔ عالمی بینک نے نجی شعبہ کے ساتھ ساجھا داری[2] کے لیے جو رہنما اصول وضع کیے ان کی روشنی میں کوئی ایسی کمپنی جو سماجی ذمہ داریوں سے اس قدر لاپرواہ اور برے کارپوریٹ ریکارڈ کی مالک ہو، عالمی بینک کی ساجھا داری کے قابل نہیں ہونی چاہیے۔

کیمیائی ادویات سے ترقی پزیر ممالک کو پہنچنے والے نقصانات

کیڑے مار ادویات بانجھ پن کا سبب ہیں

پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک کی ڈرٹی ڈزن کی فہرست میں ڈائی برومو کلورو پروپین (ڈی بی سی پی) نامی دوا بھی شامل ہے۔ امریکہ میں اس دوا کے استعمال پر ۱۹۷۹ میں پابندی عائد کر دی گئی کیونکہ کیلیفورنیا میں اس کی وجہ سے انسانوں میں افزائش نسل کی صلاحیت متاثر ہونے کے شواہد ملے۔ ڈاؤ کیمیکل کمپنی سمیت تین اور کمپنیوں نے ڈی بی سی پی پر امریکہ میں پابندی عائد ہونے کے بعد بھی ترقی پزیر ممالک کو اس دوا کی برآمد جاری رکھی۔ ان کمپنیوں کے خلاف مندرجہ ذیل قابل اعتراض نکات سامنے آئے ہیں۔

ڈی بی سی پی کے رجسٹریشن اور لیبل حاصل کرنے کے لیے درخواست دی تو اس میں خرگوش اور بندر کے منی (اسپرم) میں کمی اور فوطہ (ٹیسٹیکلز) کے کمزور ہونے کے بارے میں تجربات سے حاصل ہونے والے معلومات کے نتائج ظاہر نہیں کیے۔[4] اسی طرح جب ڈی بی سی پی پہلی مرتبہ ترقی پزیر ممالک میں فروخت کے لیے بازار میں لائی گئی تو اس پر انتہائی زہریلے ہونے اور نہ ہی خبردار کرنے والے احتیاطی جملے لکھے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ حفاظتی آلات کے استعمال کے بارے میں کوئی لیبل نہیں لگے ہوئے تھے۔

- **مزدوروں میں بانجھ پن:** ڈاؤ کمپنی سمیت دیگر کمپنیوں کی تیار کردہ دوا ڈی بی سی پی بڑے پیمانے پر کیلے کی فصل پر عام استعمال ہوتی ہے۔ تحقیق بتاتی ہے کہ اس استعمال سے دنیا بھر میں ہزاروں کی تعداد میں ان کھیتوں میں کام کرنے والے مزدور

کیلے کی فصل کے مزدوروں کی ڈاؤ، شیل اور اسٹنڈر فروٹ کمپنیوں کے خلاف قانونی کامیابی

دسمبر ۲۰۰۲ میں نیکاراگوا کی ایک عدالت نے تین امریکی کمپنیوں ڈاؤ کیمیکل، شیل آئل کمپنی اور اسٹنڈ رفروٹ جو کہ امریکہ میں ڈول فوڈ کمپنی کے نام سے جانی جاتی ہے، کیلے کی کھیت میں کام کرنے والے ۵۸۳ مزدوروں جو کہ ان کمپنیوں کی تیار کردہ ایک انتہائی زہریلی کیڑے مار دوا سے زخمی ہوئے تھے، کو ۴۹۰ ملین امریکی ڈالرز بطور ہرجانہ ادا کرنے کا فیصلہ صادر کیا۔

یہ کیڑے مار دوا کیلے کی فصل میں کھچوے کی روک تھام کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس دوا کے منفی اثرات میں بطور افزائش نسل کی صلاحیت میں کمی، ذہنی تناؤ اور پیٹ کا کینسر شامل ہے۔

http://www.panna.org، ۴ جنوری ۲۰۰۳

- **معلومات کو خفیہ رکھا گیا:** ڈاؤ کیمیکل کمپنی سمیت تین دوسری کمپنیاں ۱۹۶۰ کی دہائی سے اس بات سے آگاہ تھیں کہ ڈی بی سی پی سے نر چوہے میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے لیکن اس اطلاع کو خفیہ رکھا گیا۔[3] جب ان کمپنیوں نے

بانجھ پن کا شکار ہوئے۔

ایک تحقیقی مطالعہ سے انکشاف ہوا کہ لاطینی امریکہ کے ایک ملک کوسٹاریکا کے بحر اوقیانوس کے ساحلی علاقے میں کیلے کے کھیتوں میں کام کرنے والے مرد مزدوروں کی ۲۰-۲۵

فیصد تعداد افزائش نسل کی صلاحیت سے محروم ہوگئی تھی، جہاں مزدور ہاتھوں سے ڈی بی سی پی ملاتے تھے۔[5] ۱۹۹۷ میں ڈاؤ کیمیکل کمپنی سمیت تین اور کمپنیوں نے عدالت کے باہر مزدوروں سے معاملات طے کیے۔ اس تصفیہ کے نتیجے میں ڈی بی سی پی بنانے والی چار کمپنیوں نے گیارہ ممالک کے ۲۶ ہزار (کیلے کے کھیتوں میں کام کرنے والے) مزدوروں کو ۴۵ ملین امریکی ڈالرز ہرجانہ کے طور پر ادا کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔[6]

بھوپال کا سانحہ

اگست ۱۹۹۹ میں ڈاؤ کیمیکل کمپنی، بھوپال، انڈیا کے کیمیائی سانحہ کی ذمہ دار کمپنی یونین کاربائیڈ کے ساتھ ضم ہوئی۔[7] بھوپال میں یونین کاربائیڈ کے کارخانے سے ۱۹۸۴ میں انتہائی زہریلی گیس خارج ہوئی جس کی وجہ سے یہ کمپنی سخت بدنام ہوئی۔ کیمیائی گیسوں کے اخراج سے بھوپال میں قیامت ٹوٹ پڑی تھی جس سے ہزاروں لوگوں کی موت واقع ہوئی جبکہ ایک لاکھ ۴۰ ہزار افراد کیمیائی اثرات سے بیمار ہوئے۔ یونین کاربائیڈ نے حادثے کے دوران کارخانے سے خارج ہونے والی گیسوں کے اجزائے ترکیبی کے بارے میں معلومات عام کرنے سے انکار کردیا۔ اس کے علاوہ اس حادثے میں خارج ہونے والے ایک کیمیکل میتھائل آئسو سائی نیٹ کے جانوروں پر اثرات کے بارے میں معلومات یہ کہہ کر دبالیں کہ یہ خفیہ کاروباری راز ہیں، ان کو افشا نہیں کیا جاسکتا۔[8]

بھوپال کے سانحہ کے متاثرین

ایک پچاس سالہ خاتون، جس کا شوہر اور دو بیٹے ۱۸ سال قبل بھوپال میں یونین کاربائیڈ سے خارج ہونے والی زہریلی گیس سے ہلاک ہوئے، نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ اس وقت تک چین سے بیٹھنے والی نہیں جب تک اس حادثے کے ذمہ داروں کو کیفر کردار تک نہیں پہنچادیتیں۔ بھوپال کے سانحہ سے آگاہی کی مہم پر نکلی ہوئی اس خاتون نے کہا ''مرنے والے تو خوش قسمت ہیں۔ میری بیٹی اس حادثے کی وجہ سے زندہ درگور ہے، جبکہ بعض کو سرطان، ٹی بی اور سانس لینے میں شدید تکلیف جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ ہم علاج معالجہ کے لیے پیسے کہاں سے لائیں؟'' یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے ''حکومت پچھلے ۱۸ سال سے کیا کر رہی ہے؟ ہمارے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، وہ اب بھی جوں کے توں ہیں۔ ادویات خریدنے کے لیے پیسوں کی غیر موجودگی میں تمام افراد موت کے انتظار میں پڑے سسک رہے ہیں۔ لیکن اس حالت میں بھی ہم نے ہمت نہیں ہاری ہے''۔

ایک اور متاثرہ نوجوان ۲۴ سالہ محمد باسی نے بتایا کہ شدید دردسر کی وجہ سے اس نے حصول تعلیم ترک کردی ہے۔ ''ڈاکٹروں نے مجھے بتایا ہے کہ مجھے ایک ہفتے کے اندر آپریشن کے عمل سے گزرنا ہوگا۔ میری آنکھوں میں ابھی تک پانی آتا ہے اور بعض اوقات آنکھوں میں جلن ہوتی ہے، لیکن میں اتنی آسانی کے ساتھ ہمت ہارنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میں ہر جگہ جاؤں گا تاکہ دنیا پر یہ واضح کرسکوں کہ یونین کاربائیڈ نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے''۔

زہریلی گیس سے متاثرہ لڑکیوں سے کوئی بھی شادی کرنے پر تیار نہیں ''گیسوں کے اخراج کے بعد زیادہ تر پیدا ہونے والے بچوں کے بازو چھوٹے ہوتے ہیں یا پھر ان کے سر اور چھاتی کا باقی جسم کے مقابلے میں تناسب بگڑا ہوا ہوتا ہے۔ جب بچے اس طرح پیدا ہونے شروع ہوئے تو لوگوں نے بھوپال سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں سے شادی کرنا ترک کردیا''۔

دی نیوز، ۱۶ اگست ۲۰۰۲

اس تصویر میں سانحہ بھوپال کے متاثرین یونین کاربائیڈ (جواب ڈاؤ کیمیکل کمپنی کا حصہ ہے) کے مفرور سربراہ وارن اینڈرسن کا پتلا اٹھائے ہوئے پارلیمنٹ کی طرف احتجاجی مارچ کر رہے ہیں۔ مظاہرین بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی اور وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی کی طرف سے یونین کاربائیڈ کے سربراہ کی مبینہ پشت پناہی پر برہم ہیں۔ (شکریہ روزنامہ ڈان، ۱۷ جولائی ۲۰۰۲)

- **مفرور سربراہ:** بھوپال کے سانحہ سے متعلق واقعات کے اضافی مقدمات ابھی تک امریکی اور بھارتی عدالتوں میں تصفیہ طلب ہیں۔ بھارتی مقدمے میں یونین کاربائیڈ کے اس وقت کے چیئرمین وارن اینڈرسن کو "انسانی قتل عام کی سزا کا حقدار" قرار دیا جو قتل عام کے قانونی ہم معنیٰ ہے۔ امریکہ کے ایک ضلعی جج کے اس فیصلہ کے باوجود کہ یونین کاربائیڈ کے اہلکاروں کو ہندوستان کی عدالتوں کا سامنا کرنا چاہیے، وارن اینڈرسن اور دیگر اہلکاروں نے عدالت کے فیصلے کے باوجود ایسا نہیں کیا۔ ہندوستان کی حکومت نے یونین کاربائیڈ کے چیئرمین وارن اینڈرسن کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کیے اور انہیں مفرور قرار دیتے ہوئے انٹرپول (بین الاقوامی پولیس) سے ان کو گرفتار کر کے انڈیا کے حوالے کرنے کی درخواست کی۔[9]

نیویارک، امریکہ میں یونین کاربائیڈ پر بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی اور بھوپال سانحہ کی زد میں آنے والوں کے بنیادی انسانی حقوق کی حق تلفی کرنے پر مقدمات درج کیے گئے ہیں۔"[10]

ایجنٹ اورنج کے اثرات

ڈاؤ کیمیکل کمپنی ان کمپنیوں کی فہرست میں شامل ہے جو ایجنٹ اورنج کو بڑے پیمانے پر تیار کرتی تھی۔ ایجنٹ اورنج جڑی بوٹی ختم کرنے والی (ڈیفولینٹ) کیمیائی دوا ہے۔ امریکہ نے ویت نام کی جنگ میں اس کیمیائی دوا کو استعمال کیا۔ اس جنگ میں ویت نام کے لوگوں اور ماحول کے نقصان کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوا، البتہ ڈاؤ کیمیکل کمپنی نے ایسے چار ہزار امریکی فوجیوں کو ۱۸۰ ملین امریکی ڈالرز کی ادائیگی پر رضامندی ظاہر کی جو جنگ کے دوران ایجنٹ اورنج کے اثرات سے متاثر ہوئے تھے۔" ویت نام میں لوگوں کو اور ایجنٹ اورنج کے اثرات کی وجہ سے بہت زیادہ نقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ کچھ اندازوں کے مطابق ویت نام میں ۵ لاکھ بچے جسمانی نقائص کے شکار ہوئے جس کی وجہ ایجنٹ اورنج میں موجود ڈائی آکسین ہے۔"[12]

کیمیائی ادویات سے صحت اور ماحول کو پہنچنے والے نقصانات

ڈرسبن (کلورپائی ری فوس)

کلورپائی ری فوس اعصاب کو متاثر کرنے والا زہر ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ زہر انسانی جسم میں مائعات پیدا

کرنے والی غدود یا ہارمونز میں بگاڑ (اینڈوکرین ڈسرپٹر) پیدا کرتا ہے۔کلورپائی ری فوس امریکی گھروں میں بڑے پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں ہر سال ۷ ہزار افراد کے متاثر ہونے کے واقعات منظر عام پر آتے ہیں۔[۱۳] ۱۲، جون ۲۰۰۰ کو عوامی صحت اور ماحولیاتی تنظیموں کی طرف سے دباؤ کے زیر اثر ڈاؤ کیمیکل کمپنی نے گھروں اور ایسے دوسرے مقامات جہاں اس دوا سے بچوں کے متاثر ہونے کا خدشہ ہو،[۱۴] وہاں کے لیے اپنی رجسٹریشن واپس لے لی اور اس کا استعمال سختی کے ساتھ صرف فصلوں تک محدود کر دیا۔[۱۵] ابتداء میں ڈاؤ کیمیکل کمپنی نے کوشش کی کہ کسی طرح اس دوا کے منفی اثرات خفیہ رکھے جائیں اور یہ بھی باور کروانے کی کوشش کی کہ یہ دوا ''محفوظ'' ہے۔ڈاؤ کمپنی اکثر و بیشتر اخلاقیات کے اصولوں کے خلاف کئی حرکتوں میں ملوث پائی گئی ہے۔

- **انسانوں پر کیمیائی تجربات[۱۶]**: ڈاؤ کیمیکل کمپنی تجربات کے لیے انسان اور جانور استعمال کرتی ہے۔تجربات کے لیے افراد کو معاوضہ کے عوض تحقیق میں استعمال کیا جاتا ہے۔۱۹۹۸ میں ڈاؤ کیمیکل نے تجربات کی خاطر ۶۰ افراد کو تحقیق میں حصہ لینے کے لیے بھرتی کیا۔ اس سے قبل ۱۹۷۲ میں ڈاؤ کیمیکل کمپنی نے ریاست نیو یارک میں واقع ایک جیل (کلنٹن کریکشنل انسٹی ٹیوٹ) میں قیدیوں کو ڈرسبن کھلایا تاکہ اس کے اثرات کا جائزہ لیا جاسکے۔امریکہ میں اس قسم کی تحقیق اب غیر قانونی مانی جاتی ہے۔

- **متاثرین زہر کے بارے میں معلومات پوشیدہ**: امریکہ کے ماحولیات کے ادارے ای پی اے نے اگست 1995 میں ڈاؤ کمپنی پر ۷ لاکھ ۳۲ ہزار امریکی ڈالرز کا جرمانہ عائد کیا۔جرمانہ ڈاؤ کمپنی پر ۲۴۹ ایسے واقعات کو پوشیدہ رکھنے پر لگایا گیا جن میں ڈاؤ کو ڈرسبن کے زہریلے اثرات کے بارے میں اطلاعات ملی تھیں۔ ای پی اے کا موقف تھا کہ ان واقعات کی اطلاعات کمپنی کو تھیں لیکن ای پی اے کے حوالے نہیں کی گئیں۔[۱۷] اؤ کیمیکل کمپنی کا شمار ان کمپنیوں میں ہوتا ہے جو انتہائی زہریلی کیمیائی دوا ڈی ڈی ٹی تیار کرتی تھی۔ یہ دوا کینسر کا سبب بنتی ہے جس کی وجہ سے امریکہ میں اس کے استعمال پر پابندی عائد کر دی گئی۔۱۹۷۲ میں راکیل کارسن نے اس کو اپنی ایک مشہور تصنیف ''سائیلنٹ اسپرنگ'' میں موضوع بحث بنایا تو اس کتاب کی وجہ سے ڈی ڈی ٹی کے مضر اثرات عام لوگوں کے سامنے آئے۔ اس کے بعد ڈی ڈی ٹی کے استعمال پر پابندی لگا دی گئی۔ڈی ڈی ٹی سے ایک علیحدہ شدہ جز ڈی ڈی ای کی وجہ سے پرندوں کے انڈے کے خول کی دیواریں باریک ہوجاتی ہیں جسے ایک خاص قسم کے عقاب ''پیرا گرین'' اور دوسرے پرندوں کی تعداد کو متاثر کرنے سے بھی منسوب کیا جاتا ہے۔[۱۸]

حوالہ جات

۱۔ ''ڈاؤکیمکل، یونین کاربائیڈ اینڈ بھوپال' ٹوکسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک اپ ڈیٹس سروس (پی اے این یو پی ایس)، ۲۵، اگست ۱۹۹۹۔

۲۔ پارٹنرشپ ودھ دی پرائیوٹ سیکٹر: اسسمنٹ اینڈ اپروول، بزنس پارٹنرشپ اینڈ آؤٹ ریچ گروپ، دی ورلڈ بینک گروپ، واشنگٹن، ڈی سی۔ ورلڈ بینک سائیٹ
http://www.worldbank.org/business/03assessment.html#guidance

۳۔ ''ڈی بی سی پی آؤٹ آف کورٹ سیٹلمنٹ'' گلوبل پیسٹی سائیڈ کمپینر، مارچ ۱۹۹۸۔

۴۔ تھروپ، ایل: ''ڈائریکٹ ڈیمیج: ڈی بی سی پی پوائزنینگ ان کوسٹاریکا'' ڈرٹی ڈزن کمپینر، مئی ۱۹۸۹۔ پی اے این این اے۔

۵۔ ''ڈی بی سی پی آؤٹ آف کورٹ سیٹلمنٹ''۔

۶۔ ایضاً۔

۷۔ ''ڈاؤکیمیکل، یونین کاربائیڈ اینڈ بھوپال' ٹوکسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک اپ ڈیٹس سروس (پی اے این یو پی ایس)، ۲۵، اگست ۱۹۹۹۔

۸۔ ایضاً۔

۹۔ بیجر، بی: ''اے کی فگر پروز ایلیسیو ان اے یو ایس سوٹ اوور بھوپال'' دی نیویارک ٹائمز، ۵، مارچ ۲۰۰۰، صفحہ نمبر ۴۔

۱۰۔ ایضاً۔

۱۱۔ کلائمنر، اے: ''دی تھری فیسز آف ڈاؤ'' گاربیج میگزین، جولائی/اگست ۱۹۹۱۔

۱۲۔ ''اے کارپوریٹ جائنٹ'' نیوز ان ریویو، کینیڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن۔ http://www.cbc.ca/insidecbc/newsreview/mar99/milk/corp.htm,
ای پی اے کے سامنے ڈائی آکسین کا جائزہ لینے والے پینل کی شہادت دسمبر ۱۹۹۴، لائمین سی کاسٹن، اینوائرمنٹل ٹاسک فورس کے سربراہ، شکاگو میڈیا واچ۔
http://www.greens.org/s-r/078/07-47html
ولیم سینجور کی طرف سے ای پی اے کو میمورینڈم جولائی ۱۹۹۴۔ http://pwp.lincs.net/sanjour/monsanto.htm

۱۳۔ انوائیرمنٹل ورکنگ گروپ، بین ڈرسبن آرگنائزیشن۔ http://www.bandursban.org/basics/

۱۴۔ ''نوٹس ٹو رجسٹرانٹس آن پیسٹی سائیڈ پروڈکٹس کنٹیننگ کلورپائی ری فوس'' یو ایس انوائیرمنٹل پروٹیکشن ایجنسی کا ویب سائیٹ۔
http://www.epa.gov/oppfead1/cb/csb_page/updates/noticedursb.htm

۱۵۔ انوائیرمنٹل ورکنگ گروپ، بین ڈرسبن آرگنائزیشن۔ http://www.bandursban.org/latest/

۱۶۔ انوائیرمنٹل ورکنگ گروپ، بین ڈرسبن آرگنائزیشن۔ http://www.bandursban.org/dow/humantesting.shtml

۱۷۔ انوائیرمنٹل ورکنگ گروپ، بین ڈرسبن آرگنائزیشن۔ http://www.bandursban.org/dow/studies.shtml

۱۸۔ ''پالٹکس آف ڈی ڈی ٹی آن برڈز: ڈز ڈیکسی نو سمتھنگ دی ایکسپرٹس ڈونٹ؟'' انوائیرمنٹل ریویو نیوز لیٹر، جلد نمبر ۱ شمارہ ۷، جولائی ۱۹۹۴۔
http://www.igc.org/envreview/anderson.html

کمپنی کا مختصر تعارف

۱۔ ''ڈائی آکسین ری اسسمنٹ، پارٹ ۔ ۲'' راکیلز انوائرمنٹ اینڈ ہیلتھ ویکلی #۳۹۰، انوائرمنٹل ریسرچ فاؤنڈیشن، اناپولیس، ایم ڈی، ۱۹، مئی ۱۹۹۴۔

ڈوپونٹ

جائزہ

ڈوپونٹ کمپنی ترقی پزیر ممالک میں خطرناک کیڑے مارادویات کے استعمال کو بڑھانے، ماحول کو نقصان پہنچانے اور قانون خلاف ورزی کرنے کی ایک طویل تاریخ کی مالک ہے۔

دوسرے لفظوں میں یہ کمپنی ایک واضح مثال ہے کہ کس طرح کوئی کمپنی عالمی بینک کے نجی شعبہ کے ساتھ ساجھا داری کے اصولوں پر پورا اترنے میں ناکام ہوتی ہے۔[1]

کمپنی کا مختصر تعارف:

ای آئی ڈوپونٹ نامی شخص نے ۱۸۰۲ میں اپنے نام پر ایک بارود خانہ امریکہ کے شہر ڈیلاویر میں قائم کیا۔ ۱۹۰۰ کی دہائی کے اوائل میں ڈوپونٹ کمپنی نے بارود کے علاوہ رنگ، پلاسٹک، مصنوعی ریشے اور دھاتوں کی پیداوار بھی شروع کردی اور اس طرح دنیا کی سب سے بڑی کیمیائی کمپنی بن گئی۔ ڈوپونٹ کے سائنسدان سی ایف سیز کے ساتھ ساتھ ٹیٹرا ایتھائل لیڈ (جو کہ پیٹرولیم کا ایک جز ہے) بنانے کے ذمہ دار ہیں۔[1]

ڈوپونٹ کے تقریباً ۸۵ ہزار ملازمین ہیں جن میں سے تقریباً آدھے امریکہ میں کام کرتے ہیں۔[2] کمپنی کی دنیا کے ۷۰ ممالک میں ۱۳۵ سے زیادہ کارخانے ہیں۔ ڈوپونٹ کے ذیلی اداروں میں دنیا کی سب سے بڑی بیج کمپنی پائنیئر ہائی برڈ، یونی ایکس، سین ٹینل ٹرانسپورٹیشن، ٹائی جن فلمز، ڈوپونٹ پروٹین پروڈکٹس انٹرنیشنل اور ڈوپونٹ ایگروکیمیکل کیریب شامل ہیں۔

سال ۲۰۰۰ میں ڈوپونٹ کی زرعی اور کیمیائی مصنوعات کی فروخت دنیا بھر میں ۲٫۵ ملین امریکی ڈالرز سے بھی زیادہ تھی۔[3]

ماحولیات اور انسانی صحت کی تباہ کاری

نیپال میں متروک شدہ کیڑے مارادویات کا ڈھیر

پچھلے ۲۰ سالوں کے دوران تقریباً ۷۰ ٹن فرسودہ کیڑے مار ادویات (کیمیائی فضلات) نیپال میں ضائع کرنے کے لیے پھینکی گئی ہیں۔

ڈوپونٹ سمیت کئی دیگر زرعی کیمیائی کمپنیوں نے بعض کیڑے مارادویات پر پابندی یا استعمال کے معیاد کے خاتمے کے قریب ان ناکارہ قرار دیے جانے والی کیڑے مارادویات کو نیپال میں ضائع کرنے کے لیے نیپال پہنچادیا، لیکن ظاہر یوں کیا گیا کہ گویا ان ادویات کو نیپال کو بطور تحفہ یا امداد دیا جارہا ہے۔[2]

سپر فنڈ مقامات

امریکی حکومت نے ایسی جگہوں کو، جہاں زہریلی کیمیائی مواد یا صحت کے لیے نقصان دہ فضلہ ڈالا جاتا ہے ''سپر فنڈ'' مقام قرار دیا ہے۔ جنوری ۲۰۰۲ تک ڈوپونٹ ایسے ۱۹ سپر فنڈ مقامات کو بنانے کی ذمہ دار ہے۔[3]

کیڑے مار ادویات سے صحت کو درپیش خطرات سے چشم پوشی

ٹیفلون اور پرفلورواوکٹین سلفونیٹ (پی ایچ اوز)

ڈوپونٹ کمپنی کی خفیہ یا اندرون خانہ دستاویزات کے مطابق کمپنی کے اہلکاروں کو کئی دہائیوں سے ٹیفلون نامی دوا میں استعمال ہونے والے کیمیائی اجزاء کے بارے میں شک تھا کہ یہ صحت کے لیے انتہائی مضر ہو سکتے ہیں۔

ڈوپونٹ کو ۱۹۸۰ سے معلوم تھا کہ ان کیمیائی اجزاء میں سے ایک پرفلورواوکٹین سلفونیٹ (پی ایچ اوز) انسان کے جسم میں جذب ہو کر کینسر کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کے باوجود اس کیمیائی اجزاء کے متبادل کی جستجو ۱۹۹۰ کی دہائی میں شروع کی گئی۔

جب ٹیفلون سے انسانوں اور جنگلی جانوروں کے متاثر ہونے کے واقعات بہت زیادہ بڑھ گئے تو ڈوپونٹ کمپنی نے نہ صرف اس دوا سے صحت کو لاحق خطرات کو نظر انداز کیا بلکہ اس کے خلاف اٹھنے والی تنقید کو دبانے کی کوشش بھی کی۔[۴]

کلوروفلوروکاربن (سی ایف سیز) اور سیسے والا پیٹرول

ڈوپونٹ کے سائنسدان سی ایف سیز بنانے کے ساتھ ساتھ ٹیٹرا ایتھائل لیڈ (TEL)، کو پیٹرول میں شامل کرنے کے بھی ذمہ دار سمجھے جاتے ہیں۔ سی ایف سی اوزون کی تہہ (اوزون لیئر) کو نقصان پہنچانے والی گیس تصور کی جاتی ہے۔ ۱۹۸۰ میں ڈوپونٹ نے اس گیس کے بارے میں ٹال مٹول سے کام لیا۔ جس کی وجہ سے اس کو ماحولیات کے تحفظ کے حوالے سے دقیانوسی اور پسماندہ خیالات رکھنے والی کمپنی تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن کمپنی کے ترجمان کے مطابق ''سی ایف سیز کے مرحلہ وار خاتمے میں جو بھی مزاحمت ہم نے دکھائی وہ سائنسی بنیاد پر تھی۔''[۵] تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ ٹیل ''سیسہ'' کا ایک بنیادی جز ہے جو خاص کر بچوں کے لیے زہریلا ہے۔ ان تمام وجوہات کی بناء پر ''سیسے والے پیٹرول'' کو امریکہ میں ۱۹۷۵ سے ۱۹۸۶ تک کی مدت میں آہستہ آہستہ بازار سے ہٹایا گیا مگر ڈوپونٹ نے ۱۹۹۱ تک اس پیٹرول کی پیداوار برآمد کے لیے جاری رکھی۔[۶]

خلاف ورزیاں، جرمانے اور سمجھوتے

بین لیٹ (بینومائل)

بین لیٹ، ڈوپونٹ کمپنی کی بدنام زمانہ کیڑے مار ادویات میں سے ایک ہے۔ بینومائل کو پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک، شمالی امریکہ نے ان خطرناک ترین دواؤں میں شمار کیا ہے جو کہ انسانی ارتقاء اور افزائش نسل کی صلاحیت پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ ای پی اے نے بھی اسے کینسر اور انسان میں مانعات پیدا کرنے والے غدود کے افعال میں رکاوٹ ڈالنے کا باعث گردانا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حاملہ عورتیں اگر بین لیٹ کیڑے مار دوا سے ہوا کے ذریعے رابطے میں آئیں تو ان کی اولاد میں پیدائشی نقائص پائے جانے کے امکانات ہوتے ہیں۔[۷]

- **ایکوڈور میں جھینگے کے ذخیرے کی تباہی:** فروری ۲۰۰۱ میں شمالی فلوریڈا، امریکہ کی عدالت نے ڈوپونٹ کو ایکوڈور کے جھینگے کے ذخیرے کو نقصان پہنچانے کے جرم میں ۱۲٫۳ ملین امریکی ڈالرز ہرجانے کے طور پر ادا کرنے کا حکم دیا۔ یہ جرمانہ ڈوپونٹ پر اس کی ایک تیار کردہ زرعی دوا بین لیٹ سے جھینگے کو پہنچے والے

مضر اثرات کے ثابت ہونے کے بعد عائد کیا گیا۔[8]

- **عالمی سطح پر اثرات:** ۳۳ سال بعد ڈوپونٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ ۲۰۰۲ تک وہ پھپھوندی کے خلاف مزاحمت پیدا کرنے والی کیمیائی دوا (فنگی سائیڈ) کی رجسٹریشن منسوخ کروائے گی۔ ڈوپونٹ یہ فیصلہ صرف اس لیے کرنے پر مجبور ہوئی کہ کمپنی اپنی دواؤں کے انسانوں اور فصلوں پر انتہائی منفی اثرات کا دفاع نہ کر پارہی تھی۔ اس طرح اس کو کافی مسائل کا سامنا تھا، جن میں قانونی اور مالیاتی مسائل کے علاوہ اس کیمیائی دوا کی وجہ سے اس کے خراب ہونے والے عوامی تعلقات عامہ بھی شامل تھے۔ کمپنی پر مستقل دباؤ رہا کہ اس کی بنائی ہوئی دوا بین لیٹ نے صحت پر انتہائی برے اثرات ڈالے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک مثلاً امریکہ، فلپائن، کوسٹاریکا، ایکواڈور اور تھائی لینڈ سمیت کئی ممالک میں کسانوں کے فصلوں کو بھی شدید طور پر نقصان پہنچایا، جن میں ٹماٹر، جڑی بوٹیاں، باغات اور کئی دوسری فصلیں شامل ہیں۔ ان منفی اثرات کی وجہ یہ تھی کہ یہ دوا جڑی بوٹی تلف کرنے والی دوا سے آلودہ تھی۔[9] آخر کو جب ڈوپونٹ نے اس دوا کو بازار سے ہٹانے کا فیصلہ کیا تو بجائے اس کے کہ وہ یہ تسلیم کرتی کہ اس دوا سے انسانی صحت اور ماحولیات کو نقصان پہنچ رہا ہے، کمپنی نے اپنی دوا بازار سے ہٹانے کا جواز یہ پیش کیا کہ اس دوا پر قانونی اخراجات بہت زیادہ ہیں اس لیے کمپنی اس دوا کی پیداوار کو بند کر رہی ہے۔

ڈوپونٹ پر ناجائز طریقہ کاروبار (ریکٹیئرنگ) کے ثبوت

۲۰۰۱ میں فلوریڈا، امریکہ کی عدالت نے ڈوپونٹ کو ناجائز طریقہ سے پیسہ کمانے، غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرنے اور غیر معیاری اشیاء کے بنانے کے جرم میں ملوث پائے جانے کا فیصلہ صادر کیا۔ یہ مقدمہ کوسٹاریکا کی پودوں کی دو نرسریوں نے کیا تھا۔ اس مقدمہ کی بنیاد ڈوپونٹ کی اپنی دستاویزات تھے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۹۲ میں کمپنی نے کوسٹاریکا میں بین لیٹ کے اثرات کے

ترقی پزیر ممالک میں کیڑے مار ادویات کی زبردستی فروخت

لیٹیٹ (میتھامائل)۔ یہ جان کر بھی کہ میتھامائل نامی کیڑے مار دوا امریکہ میں ممنوعہ ہے، کمپنی نے اس کی پیداوار جاری رکھی تاکہ ملک سے باہر بھیجی جاسکے۔ ایک معاہدہ ''کیڑے مار ادویات کے استعمال سے قبل معلومات استعمال روٹرڈیم کنونشن'' کے مطابق یہ عمل اس معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔ یہ معاہدہ صاف لفظوں میں بیان کرتا ہے کہ میتھامائل بناوٹ کے لحاظ سے انتہائی خطرناک کیڑے مار دوا تصور کی جاتی ہے۔[1]

ای پی اے نے خبردار کیا ہے کہ میتھامائل ایک نہایت زہریلی کیڑے مار دوا ہے جو کہ جانداروں میں مائیات کے عمل میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔

- **گوئٹے مالا میں زہریلی کیڑے مار ادویات سے ہونے والے واقعات۔** عالمی بینک کے لیے تیار کردہ ایک رپورٹ کے مطابق

گوئٹے مالا میں سالانہ ۱۱ہزار سے لے کر ۳۰ہزار افراد زہریلی کیڑے مار ادویات سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ خیال رہے کہ یہ متاثرین کی کل تعداد نہیں ہے کیونکہ سارے واقعات کی رپورٹ درج نہیں کرائی جاتی۔ زہریلی دوا سے متاثر ہونے والے واقعات میں سے زیادہ تر حشرات الارض مارنے والی ادویات میتھامائل اور میتھامائیڈوفاس اور جڑی بوٹی تلف کرنے والی زہریلی دوا پیرا کیواٹ کی وجہ سے ہوتے ہیں۔[۲]

- کوسٹاریکا میں زہر۔ کوسٹاریکا کی ایک غیر سرکاری تنظیم کی تحقیق کے مطابق ملک میں خربوزے کی پیداوار میں زہریلی کیمیائی اجزاء استعمال ہو رہی ہیں جن میں لینیٹ (میتھامائل) بھی شامل ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی درجہ بندی کے لحاظ سے میتھامائل انتہائی زہریلی (کلاس ون بی) ادویات کی فہرست میں شامل ہے۔

کسانوں کی اطلاع کے مطابق گھریلو پالتو جانوروں کے ساتھ ساتھ جنگلی جانور بھی ان ادویات کے استعمال سے مر رہے ہیں۔ کیڑے مار ادویات کی وجہ سے زرعی زمینوں کو فراہم ہونے والے پانی میں تقریباً ۵۸ فیصد پانی آلودہ پایا گیا۔ ۷۵ فیصد کسانوں نے کیڑے مار ادویات کے استعمال کی وجہ سے پیدا ہونے والی صحت کے مختلف مسائل کا تذکرہ کیا۔

بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے تجربات کیے، لیکن بعد ازاں ان تجربات پر مشتمل تمام ثبوت، کیمیائی دوا کے خلاف بڑھتے ہوئے دعوؤں (مقدمات) میں اضافے کی وجہ سے ضائع کر دیے گئے۔

نرسریوں کے وکیل کا کہنا تھا کہ کمپنی نے بین لیٹ کو غیر متنازعہ ثابت کرنے کے لیے ایک خود ساختہ تحقیقی پروگرام کا آغاز کر رکھا تھا۔ اس دوران جو نتائج کمپنی کے موافق تھے انہیں قبول کیا اور ناپسندیدہ نتائج کو رد کیا گیا۔ عدالت نے ڈوپونٹ کو ۴ء۷۸ ملین امریکی ڈالرز پودوں کی نرسریوں کو بطور ہرجانہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ ڈوپونٹ نے اس فیصلے کے خلاف اپیل کر دی۔

۱۹۹۶ میں ڈوپونٹ نے ۲۰ کسانوں کے ساتھ سمجھوتا کیا اور پھر کسانوں کے وکلاء کے ساتھ ایک خفیہ معاہدہ طے کیا، جس کے تحت کمپنی نے ۶ء۴ ملین امریکی ڈالرز ان کو اس شرط پر ادا کیے کہ وہ دوبارہ کبھی بھی بین لیٹ نامی دوا کے حوالے سے کمپنی کے خلاف مقدمہ دائر نہیں کریں گے۔[۱۰]

ڈوپونٹ پر مزید الزامات

عدالت نے ڈوپونٹ کمپنی کو ایسی معلومات، جو کہ کمپنی کے لیے نقصاندہ ثابت ہو سکتی تھیں، کو چھپانے اور اخلاقیات اور قانونی پہلوؤں کو "یکسر نظر انداز کرنے" کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ ان مقدمات میں ڈوپونٹ پر ۵ ملین سے لیکر ۱۱۵ ملین امریکی ڈالرز تک کا جرمانہ عائد کیا گیا۔ عدالت کے حکم پر کمپنی کی خفیہ دستاویزات منظر عام پر لائی گئیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کمپنی نے کچھ سائنسدانوں کے کام کے معیار کو غلط اور ان کی تحقیقات کو نقصان پہنچانے اور ختم کرنے کی سازش کی تھی۔ ان سائنسدانوں نے یہ ثابت کیا تھا کہ بین لیٹ آلودہ ہے۔ ڈوپونٹ کے اپنے سائنسدانوں کو کمپنی کے وکلاء کو براہ راست رپورٹ کرنے کو کہا گیا۔ کمپنی کی اس حرکت کو جج نے "متعصبانہ" قرار دیا۔ کمپنی اس فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کر رہی ہے۔[۱۱]

حوالہ جات

۱۔ پارٹنرشپ ویدھ دی پرائیوٹ سیکٹر: اسیسمنٹ اینڈ اپروول، بزنس پارٹنرشپ اینڈ آؤٹ ریچ گروپ، دی ورلڈ بینک گروپ، واشنگٹن، ڈی سی۔
www.worldbank.org/business/03assessment.html#guidance۔

۲۔ "کمپنیز سلو ٹو کلین اپ اوبسولیٹ پیسٹی سائڈ اسٹوکس"، پی اے این یو پی ایس، ۲، نومبر ۲۰۰۱۔

۳۔ سورسیز۔ http://www.scorecard.org,http://www.ntis.gov/search.htm,
http://www.epa.gov/enviro/html/cerclis/cerclis_query.html۔

۴۔ موریس، جے۔ "کم اینگ کلین: ڈیڈ ۳ ایم اینڈ ڈوپونٹ ایگوراینوینڈیس آف ہیلتھ رسکس؟" مدر جونز، ستمبر/اکتوبر ۲۰۰۱۔

۵۔ ڈوپونٹس گول۔ چینج نیچر آف اٹس بزنس، فل اڈیلفیا انکوائرر، ۲، ستمبر ۲۰۰۱۔

۶۔ ایضاً۔

۷۔ "ڈوپونٹ ویدھ ڈراز بین لیٹ فرام مارکیٹ"، پی اے این یو پی ایس، ۷، مئی ۲۰۰۱۔

۸۔ "ڈوپونٹ اوز ملینز ٹو شرمپ فارمرز" ہگلوبل پیسٹی سائیڈ کیمپینرز، اپریل، ۲۰۰۱۔

۹۔ پی اے این یو پی ایس، ۷، مئی ۲۰۰۱ (حوالہ نمبر ۷، "رائٹ ٹو نو ویز اور ڈوپونٹ ٹریڈ سیکرٹ کلیم"، پی اے این یو پی ایس، ۱، فروری ۱۹۹۴۔

۱۰۔ "ڈوپونٹ کنویکٹیڈ آف ریکٹ یرنگ ان بین لیٹ کیس،" پی اے این یو پی ایس، ۱۷، اگست ۲۰۰۱۔

۱۱۔ فیگن، ڈی۔ اینڈ لیویل، ایم۔ ۱۹۹۹، ٹوکسک ڈیسیپشن: ہاؤ دی کیمیکل انڈسٹری مینوپولیٹس سائنس، بینڈز دی لا اینڈ اینڈینجرز یور ہیلتھ، کامن کریج پریس مونرو، مین۔

کمپنی کا مختصر تعارف

۱۔ ڈوپونٹس گول۔ چینج نیچر آف اٹس بزنس، فل اڈیلفیا انکوائرہ ۲، ستمبر ۲۰۰۲۔

۲۔ ڈوپونٹ ویب سائیٹ http:/www.dupont.com

۳۔ پی اے این یو پی ایس: ڈوپونٹ ویدھ ڈراز بین لیٹ فرام دی مارکیٹ، ۷، مئی ۲۰۰۱؛ پی اے این یو پی ایس: رائٹ ٹو نو وز اور ڈوپونٹ ٹریڈ سیکرٹس کلیم، ۱، فروری ۱۹۹۴۔

ترقی پزیر ممالک میں کیڑے مار ادویات کی زبردستی فروخت

۱۔ پی اے این۔ یو کے، "ملٹی اسٹک ہولڈر کولابوریشن فار ریڈیوسٹ ایکسپوزر ٹو پیسٹی سائیڈز ان ڈیولپنگ کنٹریز" ویب سائٹ:
http://www.pan-uk.org/www.pan%20uk.org/briefing/sida%5Ffil/

۲۔ زاہدی زیلیے، "پیسٹی سائیڈ یوزان گوئٹے مالا۔ امپیکٹس، کازز اینڈ پروپوزڈ سلوشنز" منسٹری آف دی انوائرمنٹ، گوئٹے مالا ۱۹۹۴، صفحہ ۱۵، پی اے این۔ یو کے، "سیف یوزان گوئٹے مالا۔ آر انڈسٹری پروجیکٹس ایفیکٹیو"؟ ویب سائٹ: http://www.pan-uk.org/www.pan%2Duk.org/pestnews/pn43/pn43p8.htm.

۳۔ کورٹمن، اے، "اے بیٹر چیل: اسکر کچرل ایڈجسٹمنٹ ان کوسٹاریکا" انسٹی ٹیوٹ فار فوڈ اینڈ ڈیولپمنٹ پالیسی، فوڈ فرسٹ، جون ۱۹۹۵۔

سنجنٹا

جائزہ

سنجنٹا حال ہی میں دنیا کی سب سے بڑی زرعی کیمیائی کمپنی بن گئی ہے۔[1] سنجنٹا اور وہ تمام کمپنیاں جو اسے تشکیل دینے کے لیے آپس میں ضم ہوئیں ان پر کئی حوالوں سے تنقید کی جاتی ہے۔ سنجنٹا اور اس میں شامل کمپنیاں کیمیائی مواد کے غیر قانونی طریقے سے ضائع کرنے، کیمیائی ادویات کے ساتھ حادثات اور کیمیائی دھماکوں کے واقعات، لوگوں پر کیڑے مار ادویات کے تجربات اور کسانوں کو ہراساں اور گمراہ کرنے کی ذمہ دار ہیں۔ کمپنی کا یہ ریکارڈ واضح طور پر عالمی بینک کے نجی شعبہ کے ساتھ مل کر کام کرنے والے رہنما اصولوں سے متضاد ہے۔ ان رہنما اصولوں کے مطابق ساجھاداری کے لیے نجی شعبہ کی کمپنی کا عالمی بینک کے غربت میں کمی اور پائیدار ترقی جیسے مقاصد کے حصول سے ہم آہنگی اور اچھی شہرت کا حامل ہونا ضروری ہے۔

قانونی خلاف ورزی

دریائے ٹومز میں کیمیائی مواد کا اخراج

نیو جرسی، امریکہ میں سیبا گائیگی کا دریائے ٹومز پر واقع پیداواری کارخانہ ۲۰ سال سے زائد عرصہ سے چار ملین گیلن روزانہ کے حساب سے کیمیائی فضلہ بحر اوقیانوس میں پھینکتا رہا۔ جہاں سے صرف ڈھائی ہزار فٹ کے فاصلے پر ایک ساحلی تفریحی مقام واقع ہے۔ یہ کیمیائی فضلہ ماں کے پیٹ میں پرورش پانے والے بچے کی جسمانی نشوونما کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ اس کے علاوہ کیمیائی فضلہ میں ایسی اشیاء موجود تھیں جن سے کینسر ہو سکتا ہے۔

سیبا گائیگی کو ۱۹۹۲ میں نہ صرف دریائے ٹومز میں زہریلا فضلہ ڈالنا بند کرنا پڑا بلکہ اس کے علاوہ غیر قانونی فضلہ ڈالنے پر ۶۱ء۳۵ ملین امریکی ڈالرز جرمانہ صفائی کے ضمن میں ادا کرنا پڑا۔[2]

کمپنی کا مختصر تعارف:

بین الاقوامی کارپوریشن سنجنٹا کا تعلق سوئٹزرلینڈ سے ہے۔ یہ کارپوریشن نومبر ۲۰۰۰ میں نوارٹس ایگری بزنس (سوئٹزرلینڈ) اور زنیکا ایگرو کیمیکلز (برطانیہ) کے انضمام کے بعد وجود میں آئی ہے۔ نوارٹس خود ۱۹۹۶ میں سیبا گائیگی اور سینڈوز نامی کمپنیوں کے باہمی انضمام کے بعد بنی تھی۔ یہ اس وقت تاریخ کا سب سے بڑا انضمام تھا۔[1] زنیکا ۱۹۹۳ میں ایمپریل کیمیکل انڈسٹریز (آئی سی آئی) سے علیحدہ ہو کر وجود میں آئی تھی۔

سنجنٹا کے دنیا بھر میں ۲۰ ہزار سے زیادہ ملازمین ہیں۔ یہ کمپنی دراصل دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک حصہ تحفظ فصل (کیڑے مار ادویات) جبکہ دوسرا حصہ بیج کے کاروبار سے وابستہ ہے۔[2] سنجنٹا کے دنیا کے مختلف ممالک میں موجود قومی کیڑے مار ادویات کمپنیوں سے باہمی کاروباری تعلقات ہیں۔ اس طرح اس نے کیڑے مار ادویات فروخت کرنے کا سب بڑا نیٹ ورک بنایا ہوا ہے جو اس کمپنی کے کامیابی سے کیڑے مار ادویات فروخت کرنے کا اہم سبب ہے۔

زہریلے مواد کی غیر قانونی منتقلی

سیبا گائیگی نے اپنی اس ''غلطی'' کا اعتراف کیا ہے کہ اس نے ۱۹۸۸ سے ۱۹۹۰ کے درمیان ۴۰۵,۰۰۰ لیٹر ڈی ڈی ٹی بحری جہاز کے ذریعہ تنزانیہ برآمد کیا تھا۔ ڈی ڈی ٹی کی اس طرح منتقلی نہ صرف عالمی ادارہ خوراک وزارعت (ایف اے او) کے کیڑے مارادویات کی تقسیم پر ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی ہے بلکہ خود کمپنی کی وضع کردہ پالیسی کے اصولوں سے بھی انحراف کرتی ہے۔[۳]

ای پی اے کی جانب سے سنجنتا کی بیج کمپنی پر جرمانہ

سنجنتا بیج تیار کرنے والی کمپنی نارتھپ کنگ کی مالک ہے۔ اس کمپنی پر ای پی اے نے ۱۶۵,۲۰۰ امریکی ڈالرز کا جرمانہ عائد کیا۔ اس جرمانہ کی پہلی وجہ جنوبی امریکہ کے ایک ملک چلی سے جینیاتی پیداوار سے حاصل کردہ مکئی کی امریکہ میں غیر قانونی درآمد تھی۔ جرمانہ کی دوسری وجہ جینیاتی کیڑے ماردوا (بی ٹی کیڑے ماردوا) کی غیر قانونی پیداوار تھی۔ اس کام کو آٹھ مختلف غیر قانونی کارخانوں میں سرانجام دیا جارہا تھا۔[۴]

سنجنتا کی تیار کردہ کیڑے مار ادویات

سنجنتا ۱۲۰ سے زائد کیڑے مار کیمیائی اجزاء کی مالک ہے۔ جن میں سے ۲۰ سے زائد کا شمار سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کیڑے مارادویات میں ہوتا ہے۔

اس کمپنی کی چند اہم کیڑے مارادویات مندرجہ ذیل ہیں۔

- گرامیکسون۔ اس دوا کا موثر جز پیراکواٹ ہے۔ پیراکواٹ کو چائے کے چمچ کے برابر مقدار میں نگلنا بھی مہلک ثابت ہوسکتا ہے۔ پیراکواٹ دودھ پلانے والے جانداروں (ممالیہ) کے لیے انتہائی خطرناک ہوتی ہے، چاہے یہ جاندار اس دوا کو کسی بھی طریقے سے جسم میں جذب کریں۔[۱] مثلاً سانس کی نالی کے ذریعے، پی کر یا جلد سے لگنے کی صورت میں۔
- اے اے ٹریکس رجیساپریم (ایٹرازین)۔ اس کیڑے ماردوا میں ایٹرازین شامل ہے۔ ایٹرازین انسانی جسم میں مائعات پیدا کرنے والے غدود (ہارمونز) کو متاثر کرنے والا مشہور کیمیائی مواد ہے۔ یہ دوا غدود کے افعال کی ادائیگی میں مداخلت پیدا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اس دوا کے اثر سے انسانوں میں کینسر ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔[۲]
- براوہ (کلوروتھیلونل)۔ کلوروتھیلونل کو ای پی اے نے ان ادویات کی فہرست میں شامل کیا ہے جس سے انسانوں میں کینسر ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔[۳]
- ٹاپیک (کلوڈینافوپ)۔ ای پی اے کے مطابق کلوڈینافوپ سے انسانوں میں کینسر ہونے کا امکانات ہوتے ہیں۔[۴]

صحت اور ماحول کو نقصانات

سوئیٹزرلینڈ کا کیمیائی سانحہ

۱۹۸۶ میں سینڈوز کے سوئیٹزرلینڈ میں واقع کیمیائی کارخانے میں آگ لگنے کا واقعہ پیش آیا، اس صنعتی حادثہ کو ''دنیا کے بدترین اور تباہ کن کیمیائی سانحوں میں سے ایک'' شمار کیا جاتا ہے۔ اس حادثہ کی وجہ سے ۳۵ مختلف کیمیائی مواد جو کہ ۳۰ ٹن سے زائد مقدار میں تھا (کیڑے مارادویات، رنگ اور بھاری دھاتیں) بشمول حشرات کش ادویات اور ٹنوں کے حساب سے پارہ دریائے رائن میں بہہ گیا۔[۵،۶]

کیمیائی مواد کے دریا میں بہہ جانے کی وجہ سے دریا کا ماحولیاتی نظام شدت سے متاثر اور تباہ ہوا۔ پانچ لاکھ سے زیادہ مچھلیاں ہلاک ہوئیں اور کیمیائی مواد کئی اقسام کی حیات کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا سبب بھی ثابت ہوا۔ دریا کے بہاؤ کے رخ پر ۳۰۰

کلومیٹر تک کا دریائی حصہ ''زندہ اجسام کے لیے مردہ'' قرار دیا گیا۔ ۱۹۸۹ میں ایک ایسا حادثہ دوبارہ رونما ہوتے ہوتے رہ گیا، جس کی وجہ سے دریا رائن ایک دفعہ پھر شدید تباہ کاری سے گزرتا۔ اس واقعہ کے بعد کمپنی نے سوئٹزر لینڈ سے اپنے تمام پیداواری کارخانے برازیل منتقل کر دیے۔[۸]

انسانوں پر کیڑے مار ادویات سے تجربے

سال ۲۰۰۰ میں ای پی اے کو ایک تجربہ کے بعد یہ پتہ چلا کہ بچے دراصل ادویات کی محفوظ درجہ سے ۲۵۰ گنا زائد مقدار میں کیڑے مار ادویات کو اپنے اندر جذب کر سکتے ہیں۔ کیڑے مار دوا ڈایہ زینون کے بارے میں معلومات ان جگہوں سے حاصل کی گئیں جہاں یہ دوا استعمال کی جاتی تھی۔ جن کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہاں پر کیڑے مار دوا کا استعمال بچوں کے لیے نقصاندہ درجوں کے پیمانے سے کم ہے۔ نوارٹس کمپنی کا خیال ہے کہ ''بچوں کے نقصان کو بڑھا چڑھا کر'' پیش کیا جا رہا ہے اور بچے خطرے سے باہر ہیں۔[۹] نوارٹس نے اس ''دلیل'' کو بنیاد بنا کر انسانوں پر اپنے تجربات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ نوارٹس نے یہ تجربات انسانوں پر امریکہ اور برطانیہ میں کم از کم ۱۹۹۸ سے شروع کیے ہوئے ہیں۔ اس تجربے میں انسانوں کو ڈایہ زینون کی گولیاں خوراک کی صورت میں دی جا رہی ہیں۔[۱۰]

۱۹۷۵ میں سیبا گائیگی نے اعصابی زہر مونو کروٹو فاس کے ساتھ ایک تجربہ کیا۔ اس تجربے میں مونو کروٹو فاس کو ہندوستان کے ۴۰ افراد پر چھڑکاؤ کیا گیا۔ مونو کروٹو فاس ایک بہت ہی خطرناک دوا ہے جو اعصاب کے لیے مضر ہے اور جسے عالمی ادارہ صحت نے اپنی سخت زہریلی ادویات کی درجہ بندی میں اول بی کا درجہ دیا ہے۔

۱۹۷۶ میں سیبا گائیگی نے چھ مصری بچوں پر کینسر کا باعث بننے والی دوا کلورڈائی میفارم کا تجربہ کیا۔[۱۱]

پاکستان میں کیڑے مار دوا کے کارخانے میں دھماکہ

۱۹۹۴ میں پاکستان کے شہر کراچی میں سیبا گائیگی کے کیمیائی کارخانے میں آگ لگنے کا واقعہ پیش آیا۔ آگ تین گھنٹہ سے زیادہ لگی رہی جس پر بعدازاں قابو پایا گیا۔ کمپنی نے بیان دیا کہ آگ سے ۸۵ ٹن کیڑے مار ادویات ضائع ہوئیں۔ اس میں سے کچھ تو کئی کلومیٹر کے رقبہ پر پھیل گئیں، جس سے کارخانے میں کام کرنے والے مزدور اور آگ بجھانے والا عملہ متاثر ہوا اور انہیں اسپتال پہنچایا گیا۔[۱۲]

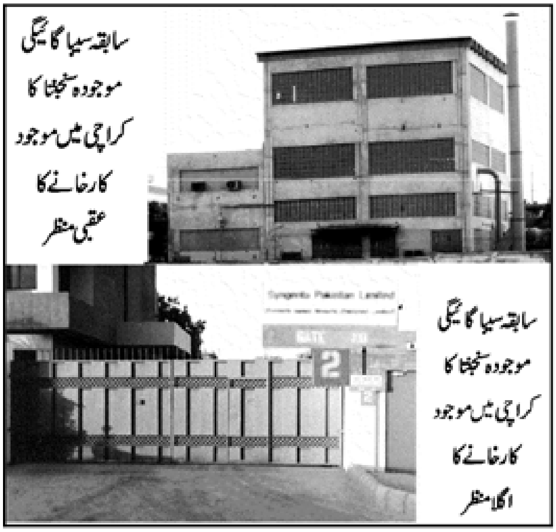

سپر فنڈ مقامات

جنوری ۲۰۰۲ تک سنجنٹا کے ذیلی ادارے ۱۸ سپر فنڈ مقامات وضع کرنے کی ذمہ دار تھے۔ ان مقامات کو ای پی اے نے ''انتہائی خطرناک'' قرار دیا ہے۔[۱۳]

چھوٹے کسانوں کے خلاف کاروائی

ٹرمینیٹر ٹیکنالوجی

دنیا بھر میں کسانوں اور چھوٹے کاشتکاروں کی تنظیمیں اور اتحاد ٹرمینیٹر ٹیکنالوجی یا جین یوز ریسٹریکشن ٹیکنالوجی (GURT) کے خلاف احتجاج کر رہی ہیں۔ (جی یو آر ٹی یا جین یوز ریسٹریکشن ٹیکنالوجی کا مطلب ایسی ٹیکنالوجی ہے جو کہ جینیاتی مواد کے کام میں رخنہ ڈالے)۔

کاشتکار تنظیموں کے احتجاج کی وجہ یہ ہے کہ ٹرمینیٹر ٹیکنالوجی کے ذریعے بیج میں ایسی جینیاتی تبدیلی لائی جاتی ہے کہ جس سے اگنے والا پودا بیج پیدا نہیں کرتا۔ اس کے علاوہ ٹرمینیٹر ٹیکنالوجی میں ایسے طریقہ کار بھی شامل ہیں جن سے فصل کی زرخیزی، پھول کھلنے کے اوقات کار، نئے پتے کھلنے کا وقت کے علاوہ فصل کی عمر اور امراض پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے تبدیلی پیدا کرنے کے لیے جینیاتی تبدیلی لائی جاتی ہے۔

امریکہ کے ذہنی ملکیت کے رجسٹریشن آفس (یو ایس پیٹنٹ آفس) میں اکتوبر ۲۰۰۰ تک ٹرمینیٹر ٹیکنالوجی سے متعلق ۶۰ درخواستیں منظور کی گئیں جس میں سے ۲۵ رجسٹریشن سنجنٹا نے کروائیں۔[۱۴] سنجنٹا کم از کم ایسے سات رجسٹرڈ حقوق کی مالک ہے جس کا تعلق جینیاتی طور پر بیج کو دوبارہ فصل اگانے کی خصوصیت سے عاری ٹیکنالوجی (ٹرمینیٹر ٹیکنالوجی) سے ہے۔[۱۵]

چھوٹے کسانوں کو ہراساں کرنا

آئی سی آئی کمپنی کا تعلق ان ۱۷ بین الاقوامی کمپنیوں میں سے ہے جنہوں نے جنوبی افریقہ میں اپنی تیار کردہ پودے تلف کرنے والی دوا سے بڑے پیمانے پر ہونے والے نقصان کے شواہد کو دبانے کی کوشش کی۔ کسانوں کے ایک گروپ نے ۱۷ کمپنیوں کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس میں ان کمپنیوں کی ایک مخصوص پودے تلف کرنے والی دوا کی ملک میں تیاری اور فروخت پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے اس مقدمہ کو رد کر دیا۔ عدالت کا خیال تھا کہ اس مقدمہ کو اصل میں کسانوں کے خلاف ہونا چاہیے تھا کیونکہ کسان دوا استعمال کرتے ہیں جس میں بنانے والی کمپنیوں یا بیچنے والوں کا کوئی قصور نہیں ہے! عدالت نے اپنے فیصلہ میں کسانوں سے کہا کہ وہ مقدمہ پر کمپنیوں کے طرف سے خرچ ہونے والے ۲۹۰,۰۰۰ امریکی ڈالرز بھی ادا کریں۔ مقدمہ میں ملوث ہونے والی کمپنیوں نے کہا کہ وہ کسانوں کے ساتھ صرف اس صورت میں رعایت کر سکتی ہیں جب کسان اعلانیہ ان کی مصنوعات کی اشتہاری مہم میں ساتھ دیں اور ہمیشہ کے لیے ان کارپوریشنوں کے خلاف مہم چلانے سے باز آنے پر تیار ہو جائیں۔[۱۶]

غلط معلومات یا دروغ گوئی پر مبنی اشتہار بازی

۱۹۹۷ میں زینکا کمپنی نے اپنی پیداوار کی فروخت بڑھانے کی خاطر ایک تحقیق کے حوالے سے دعویٰ کیا کہ مصنوعی طریقے سے تیار کردہ کیمیائی حشرات کش دوا لمبڈا اسائی ہالوتھرین کا اثر کیڑوں کے قدرتی دشمنوں پر نہ ہونے کے برابر ہے۔ دریں اثناء، ڈنمارک کی حکومت کے تعاون سے ویت نام نامی میں کی گئی تحقیق سے یہی

نتائج صرف ان کھیتوں سے حاصل کیے جا سکے جہاں فصلیں پہلے ہی حشرات کش ادویات سے شدید نقصان اٹھا چکی تھیں۔ نقصان سے محفوظ کھیتوں میں زنیکا کی تیار کردہ حشرات کش دوا کے تمام گروپوں سے تعلق رکھنے والے دوست اور فائدہ مند کیڑوں پر شدید منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔[۱۷]

۱۹۹۳ میں آئی سی آئی نے ملیشیاء میں ایک بھرپور اشتہاری مہم چلائی جس میں پیرا کواٹ کی ''ماحولیاتی سازگاری'' خصوصیات کو اجاگر کیا گیا تھا۔ یہ پودے مار زہریلی دوا اس وقت سنجیدہ تیار کرتی ہے۔ آئی سی آئی نے دعویٰ کیا تھا کہ مٹی پیرا کواٹ کو اپنے اندر جذب کر لینے کے بعد اسے ''ناکارہ'' بنا دیتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی دعویٰ تھا کہ پیرا کواٹ زمین کی زرخیزی بڑھاتی ہے۔ لیکن ای پی اے کی مرتب شدہ معلومات کے مطابق یہ سارے دعوے غلط ہیں۔ دراصل پیرا کواٹ مٹی کے اندر نائٹروجن پیدا کرنے والے خوردبینی جراثیم کو مار دیتی ہے جس کی وجہ سے زمین کی زرخیزی سخت مجروح ہوتی ہے۔

کمپنی نے پیرا کواٹ سے متعلق اشتہار میں کہا تھا کہ یہ آبی ماحول میں پائی جانے والی جاندار اشیاء یا زندگی کے لیے

۱۹۹۳ پیرا کواٹ کے بارے میں اخبار میں شائع ہونے والے ایک اشتہار کا عکس۔ جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ پیرا کواٹ فطرت سے مکمل ہم آہنگی رکھتی ہے۔

(گرین واش۔ دی ریالٹی بیہائنڈ کارپوریٹ انوائرمنٹل ازم)

مہلک نہیں ہے جبکہ عالمی ادارہ صحت کی مرتب شدہ معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کئی اقسام کی مچھلیوں اور مینڈک کی تعداد کو مارنے کا باعث بنتی ہے۔[۱۸] پیرا کواٹ آبی ماحول میں آکسیجن کی مقدار میں کمی کرنے کا باعث بنتی ہے جس سے کائی سمیت دیگر جاندار ختم ہوتے ہیں۔[۱۹] یہ بات قابل ذکر ہے کہ عوامی مزاحمت پر کمپنی کو یہ اشتہار بند کرنا پڑا۔

حوالہ جات

۱۔ پی اے این یو پی ایس، ٹاپ سیون ایگرو کیمیکل کمپنیز ان ۲۰۰۰، ۲۳ مئی ۲۰۰۱؛ ''۲۰۰۱: اے سیڈ اوڈیسی'' آر اے ایف آئی کمیونیکے، ایشو نمبر ۲۸، جنوری رفروری ۲۰۰۱۔

۲۔ ایضاً۔

۳۔ پی اے این این اے ''سیا گا تنگی شیپڈ ڈی ڈی ٹی ان وائیلشن آف ایف اے او کوڈ'' گلوبل پیسٹی سائیڈ کیمپیر، جون ۱۹۹۱۔

۴۔ پی اے این یو پی ایس، ''مونسانٹو اینگریز ٹو چینج ایڈز اینڈ ای پی اے فائنز نار تھپ کنگ'' ۱۰ جنوری ۱۹۹۷۔

۵۔ جیڈ گریئر اینڈ کینی برونو ۱۹۹۶، گرین واش: دی ریالٹی بی ہائنڈ کارپوریٹ اینوائرمنٹل ازم، تھرڈ ورلڈ نیٹ ورک اینڈ دی اپیکس پریس، پی نانگ، ملیشیاء، ۱۵۹-۱۳۶۔

۶۔ راکیلو انوائرمنٹ اینڈ ہیلتھ ویکلی نمبر ۱۹،۸ جنوری ۱۹۸۷، ویب سائیٹ http://rachel.org/bulletin/index.cfm?st=2

۷۔ ’’رائن آن روڈ ٹو ریکوری،‘‘ بی بی سی نیوز آن لائن، ۵، جون، ۲۰۰۱۔

ویب سائیٹ http://news.bbc.co.uk/hi/english/world/europe/newsid_1371000/1371140.stm.

۸۔ گریئر اینڈ بروتو، حوالہ نمبر ۵ دیکھیے۔

۹۔ کیڈز اٹ رسک، ۱۹، جون ۲۰۰۰، http://www.usnews.com/usnews/issue/000619/poison.htm;

اصل ذریعے کے لیے دیکھیے: ای پی اے ۳۰ نومبر ۲۰۰۰: میمورنڈم او کیوپیشنل اینڈ ریزیڈینشل ایکسپوزر اسیسمنٹ اینڈ ریکمنڈیشنز فار دی رجسٹریشن ایلی جیبلٹی ڈیسیشن (آر ای ڈی) ڈاکیومنٹ فار ڈایزینون۔

۱۰۔ انوائرمنٹل ورکنگ گروپ، ’’سنجنٹا (نوارٹس) ڈز ہیومن ڈوسیج ڈایزینون ان این ایفرٹ ٹو سیو وہی پیسٹی سائیڈ،‘‘ ویب سائیٹ

www.ewg.org/reports/diazinon/humantest.html

۱۱۔ گریئر اینڈ بروتو ایضاً۔

۱۲۔ پی اے این این اے، ’’سیا گا تیگی ایکسپلوژن ان پاکستان،‘‘ گلوبل پیسٹی سائیڈ کیمپز ۴: ۳، دسمبر ۱۹۹۴۔

۱۳۔ جنوری ۲۰۰۲ کو ویب سائیٹ سے لیا گیا ہے، دیکھیے http://www.ntis.gov/search.htm اور http://www.scorecard.org

http://www.epa.gov/enviro/html/cerclis/cerclis_query.html.

۱۴۔ ہوگ وار ویک، ’’سنجنٹا۔ سوئچنگ آف فارمرز، رائٹس؟‘‘ جینیٹکس فورم، اکتوبر ۲۰۰۰۔

۱۵۔ ای ٹی سی گروپ ’’ٹرمینیٹر پیٹنٹ گوز ٹو سنجنٹا،‘‘ نیوز ریلیز ۱۲، مارچ ۲۰۰۱؛ سٹرائل ہارویسٹ: نیو کراپ آف ٹرمینیٹر پیٹنٹس تھریٹنز فوڈ سورنٹی، نیوز ریلیز ۳۱، جنوری ۲۰۰۲۔

۱۶۔ پی اے این این اے، ’’کارپوریشنز ہیل ساؤتھ افریکن فارمرز اور پیسٹی سائیڈز،‘‘ پی اے این این اے آؤٹ لک، اگست ۱۹۹۰۔

۱۷۔ پی اے این این اے، ’’آئی پی ایم۔ کمپیٹیبل پیسٹی سائیڈ ناٹ کمپیٹیبل،‘‘ گلوبل پیسٹی سائیڈ کیمپز ۴: ۷، دسمبر ۱۹۹۷۔

۱۸۔ پیگ سٹیون سن، ’’ایٹ ایزز لیٹر، انڈسٹری ایڈورٹائزنگ اسٹل وائلیٹس ایف اے او کوڈ‘‘ گلوبل پیسٹی سائیڈ کیمپز ۴: ۳، نومبر ۱۹۹۳۔

۱۹۔ گیرئر اینڈ بروتو، ایضاً۔

کمپنی کا مختصر تعارف

۱۔ نوارٹس کا ویب سائٹ http://www.novartis.com

۲۔ سنجنٹا کا ویب سائٹ http://www.syngenta.com

سنجنٹا کی کیڑے مار ادویات

۱۔ پی اے این انٹرنیشنل، ڈرٹی ڈزن پیسٹی سائیڈ فیکٹ شیٹس، ۱۹۹۰۔

۲۔ یو ایس انوائرمنٹل پروٹیکشن ایجنسی، آفس آف پیسٹی سائیڈ پروگرامز لسٹ آف کیمیکلز ایوالیوٹیڈ فار کارسینوجینک پوٹینشل ۳۰، اگست ۲۰۰۲۔

۳۔ ایضاً۔

۴۔ ایضاً۔

مونسانٹو

جائزہ

مونسانٹو ایک بین الاقوامی کمپنی ہے جو ڈائی آکسین پر مشتمل ایجنٹ اورنج جیسی بدترین اور زہریلی دوا کے بنانے کی وجہ سے بہت بدنام ہے۔ ڈائی آکسین سبزہ کے لیے مہلک ترین دوا تصور کی جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے پھول اور پتے مکمل طور پر جھڑ جاتے ہیں۔ اس دوا کو ایجنٹ اورنج کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ مونسانٹو کی بدنامی کی وجہ یہ ہے کہ اس خطرناک کیمیائی مواد کو امریکہ نے ایشیاء کے ایک پسماندہ اور غریب ملک ویت نام کی عوام کے خلاف جنگ میں استعمال کیا تھا جس سے بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی تھی۔ کمپنی کے ماتھے پر اس بدنامی کے علاوہ امریکی ریاست میسوری میں ٹائمز نامی ساحلی علاقے کی آبادی کو ڈائی آکسین کی آلودگی سے مجبور کر کے علاقہ خالی کرانے کے واقعہ کا داغ بھی ہے۔ اس کے علاوہ مونسانٹو پر ایک اور امریکی ریاست، الاباما کے قصبہ کو ایک

کمپنی کا مختصر تعارف:

مونسانٹو ایک بین الاقوامی کمپنی ہے۔ سال ۲۰۰۰ میں مونسانٹو کا ایک کمپنی فارمسیا اینڈ اپ جون کے ساتھ انضمام ہوا جس کے نتیجے میں ''لائف سائنس'' صنعت کی سب سے بڑی کمپنی دی فارمسیا کارپوریشن وجود میں آئی۔ اس انضمام کے باوجود اسی سال کے اختتام تک مونسانٹو ایک ذیلی اور آزاد کمپنی کے طور پر سامنے آئی۔ مونسانٹو کی تمام تر توجہ زرعی اشیاء پر ہے، جن میں خاص کر جینیاتی طور پر پیدا کردہ بیج، کیڑے مار ادویات اور گائے میں دودھ بڑھانے والے جینیاتی ہارمون کے انجکشن (جنہیں آر بی جی ایچ کہتے ہیں) شامل ہیں۔ مونسانٹو امریکہ سے تعلق رکھنے والی ایک بین الاقوامی کمپنی ہے جس سے دنیا بھر میں ۱۴،۷۰۰ ملازمین وابستہ ہیں۔ اس کمپنی کا شمار دنیا کی بڑی کیڑے مار ادویات تیار کرنے والی کمپنیوں میں ہوتا ہے۔[1] مونسانٹو نے سال ۲۰۰۰ میں ۳٫۹ بلین امریکی ڈالرز کے بیج، کیڑے مار ادویات اور گائے میں دودھ بڑھانے والے جینیاتی ہارمون آر بی جی ایچ وغیرہ فروخت کیے۔ یہ رقم گزشتہ سال (۱۹۹۹) کے مقابلہ میں آٹھ فیصد زیادہ تھی۔[2]

خطرناک کیمیائی دوا، پولی کلورینیٹیڈ بائی فنائلز (پی سی بیز) سے آلودہ کرنے کی پوری ذمہ داری قبول نہ کرنے کے داغ بھی لگے ہوئے ہیں۔ مونسانٹو کینیڈا کے ایک کسان کے خلاف مقدمہ کرنے کی وجہ سے بھی رسوائی کی شکار ہوئی، جس نے نادانستگی میں جینیاتی راؤنڈ اپ ریڈی کنولا نامی پودے اگائے تھے۔ ان جینیاتی تبدیلی والے پودوں کی اگنے کی وجہ ساتھ والے جینیاتی کنولا کی فصل سے زرگل کی عام کنولا کی فصل پر منتقلی تھی، جس کی وجہ سے عام پودوں میں جینیاتی آلودگی پیدا ہوئی اور نتیجتاً جینیاتی کنولا کی فصل اس کسان کی زمین پر پیدا ہوئی۔

کارپوریشن کی سماجی ذمہ داری سے مونسانٹو کی بے رخی کو اس کی ایک ڈائریکٹر کی گفتگو سے سمجھا جا سکتا ہے۔ مونسانٹو کے ڈائریکٹر مواصلات نے ۲۵، اکتوبر ۱۹۹۸ کو نیویارک ٹائمز کو بتایا ''مونسانٹو کو جینیاتی خوراک

ویتنام کی جنگ میں ایجنٹ اورنج نامی کیمیائی دوا کے استعمال سے تقریباً پانچ لاکھ بچے متاثر ہوئے

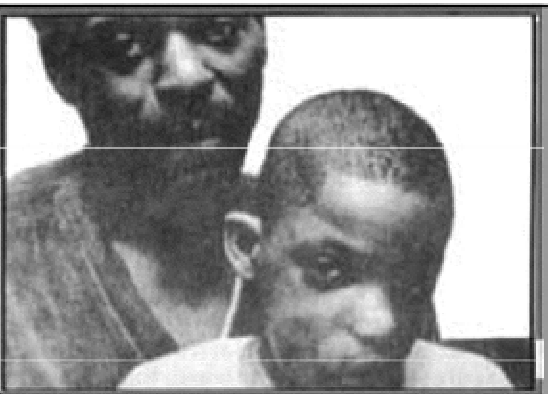

ویت نام کی جنگ میں ایسے والدین جو ایجنٹ اورنج سے متاثر ہوئے تھے انہوں نے معذور بچوں کو جنم دیا۔ امریکی حکومت نے تقریباً ۱۱ ملین گیلن ایجنٹ اورنج استعمال کیا جس سے چار ملین ایکڑ زمین پر فصلیں، سبزیاں اور پانی آلودہ ہوا۔

آر ایف ایس ٹی ای، انڈیا

کے محفوظ ہونے کی ذمہ داری نہیں لینی چاہیے۔ ہماری دلچسپی تو اس کی زیادہ سے زیادہ فروخت کو ممکن بنانا ہے، اس کے محفوظ ہونے کی یقین دہانی کی ضمانت دینا امریکی انتظامیہ برائے خوراک و ادویات (ایف ڈی اے) کا کام ہے۔''[۱]

معلومات اور ابلاغ کا ناجائز استعمال

مونسانٹو کمپنی نے ۱۹۸۰ کی دہائی میں ایسی کئی تحقیقات اور تحقیقی مطالعہ جات کی مالی مدد اور اشاعت کیں، جن میں یہ دلیل دی گئی ہے کہ ڈائی آکسین بے ضرر ہے۔ ای پی اے کے ڈاکٹر کیٹ جینکنز اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ ''مونسانٹو کے صحت سے متعلق مطالعہ جات میں متعدد خامیاں پائی جاتی ہیں۔ ان متعدد خامیوں میں سے ہر ایک کا مقصد ہر اس نتیجے کو جھٹلانا اور غلط طریقے سے پیش کرنا ہے جو صحت پر ڈائی آکسین کے ناموافق اثرات کو ظاہر کرتی ہے''۔ ۱۹۹۱ میں امریکہ کے ایک ادارے ''قومی ادارہ برائے پیشہ ورانہ تحفظ اور صحت'' کی ایک تحقیق نے مونسانٹو کے دعووں کی تردید کرتے ہوئے ثابت کر کے دکھایا ہے کہ ڈائی آکسین کینسر کا سبب بن سکتا ہے۔[۲]

۱۹۹۱ میں ایف ڈی اے نے بیان دیا کہ مونسانٹو گائے کے اندر دودھ بڑھانے والے ہارمونل انجکشن (آر بی جی ایچ) پر اپنی فروخت بڑھانے کی خاطر بنائے گئے اشتہاری ویڈیو کے ذریعے کمزور اور بنا ثبوت کے دعووں کا سلسلہ بند کردے۔ اس ادارے کا خیال تھا کہ مونسانٹو نے جو دعوے کیے تھے وہ ''سائنسی معلومات کے دائرے سے باہر'' جا چکے تھے۔ کیونکہ آر بی جی ایچ صحت کے لیے مضر ثابت ہوسکتا ہے اس لیے کئی کمپنیاں اپنی مصنوعات پر ''آر بی جی ایچ سے پاک'' کا لیبل لگاتی تھیں۔ مونسانٹو نے ان کمپنیوں کو دھمکی دی کہ وہ ان کے خلاف مقدمہ دائر کرے گی،[۳] کیونکہ ان لیبلوں سے مونسانٹو کی آر بی جی ایچ پر مشتمل مصنوعات کی مارکیٹ متاثر ہونے کا خطرہ لاحق تھا۔

کینیڈا کے حکومتی اہلکاروں نے برملا کہا کہ انہیں مونسانٹو کمپنی سے تعلق رکھنے والے افراد نے آر بی جی ایچ کے استعمال کی کینیڈا میں اجازت دینے کے عوض ایک سے دو ملین امریکی ڈالرز رشوت دینے کی پیش کش کی۔ مونسانٹو کے اہلکاروں نے اس کے جواب میں کہا کہ کینیڈین افسران ''ریسرچ'' فنڈ کے بارے میں ہماری پیش کش کو غلط سمجھے۔[۴]

ماحولیاتی آلودگی

ڈائی آکسین

امریکی ریاست میسوری میں ٹائمز نامی ساحل کی پوری آبادی مونسانٹو کے ایک کارخانے سے پیدا کردہ آلودگی کا شکار ہوئی۔ ۱۹۸۲ میں میسوری کی حکومت اور ای پی اے نے اس آبادی کے ۲،۰۰۰ افراد کو مستقل طور پر دوسرے مقام پر آباد کرنے کا بندوبست کیا۔ یہ آبادکاری آلودگی کی وجہ معلوم ہونے کے گیارہ سال بعد اور اس آلودگی کا سبب ڈائی آکسین قرار دیے جانے کے آٹھ سال بعد کی گئی۔ اس علاقہ کے بچوں کے ذہنی عمل میں رکاوٹ (ڈس فنکشن) اور مدافعاتی نظام میں بے قاعدگی بھی پائی گئی۔[5]

پولی کلورینیٹیڈ بائی فنائلز (پی سی بیز)

امریکی ریاست الاباما کے علاقے اینسٹین میں مونسانٹو کے کارخانے سے پی سی بیز کی آلودگی کے باعث پورا علاقہ بری طرح متاثر ہوا۔ اس آلودگی کی وجہ سے صحت اور ماحولیات پر سخت منفی اثرات مرتب ہوئے۔ مونسانٹو کمپنی نے پی سی بیز پر کی گئی تحقیقاتی مطالعہ جات کو اہمیت نہیں دی اور اس دانستہ غفلت کے نتیجے میں مونسانٹو کو نقصانات کی تلافی کے لیے قانونی کارروائی کے باعث حالیہ برسوں میں کئی ملین ڈالرز دینے پڑے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے مونسانٹو کمپنی کے خلاف ایک مقامی گرجا کی طرف سے مقدمہ دائر کیا گیا۔ مونسانٹو کمپنی کے اہلکاروں نے معاملہ نمٹانے کے لیے گرجا کی عمارت خریدنے کی کوشش بھی کی۔ بالآخر ریاست کی عدالت عالیہ نے کمپنی کو مجبور کیا کہ وہ گرجا کے اراکین کو ۵ء۲ ملین امریکی ڈالرز ادا کرے۔[6]

فروری ۲۰۰۲ کو جیوری (عدلیہ) نے فیصلہ دیا کہ اینسٹین میں واقع مونسانٹو کا کارخانہ پوری آبادی کو پی سی بیز سے آلودہ کرنے کا ذمہ دار ہے۔ عدالت کی طرف سے کمپنی پر آلودگی پھیلانے کے جرم میں ہرجانہ بھی عائد کیا گیا لیکن ہرجانے میں ادا کی جانے والی رقم کا فیصلہ ہونا ابھی باقی ہے۔

پولی کلونیٹیڈ بائی فنائلز (پی سی بیز) کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کئی طرح کے جلدی امراض، پیدائشی بے قاعدگیوں، جگر کے امراض، کینسر، دماغ کی پوری طرح نشوونما ہونے میں رکاوٹ (سیریبرل پیلسی) اور دوسری بیماریوں کو پیدا کرنے کی ذمہ دار ہے۔

مونسانٹو کی ایک کیمیائی دوا سولوٹیا کے خلاف ایسے ثبوت حاصل کیے گئے کہ اس کو ''قانون کی سنگین ترین خلاف ورزی'' کہا جاتا ہے۔ مقدمہ میں وکیل صفائی کے مطابق ''مونسانٹو کی حرکات قابل ملامت اور مہذب انسان کو جھنجوڑنے کے لیے کافی ہیں''۔[7]

کسانوں کو ہراساں کرنے کی مہم

مونسانٹو جینیاتی بیج کا کاروبار کرنے والی دنیا کی ایک بہت بڑی کمپنی ہے۔ اس کمپنی کے قوائد و ضوابط کے تحت جینیاتی

بیج استعمال کیے وہ مونسانٹو کمپنی کے تیار کردہ ہیں۔اس طرح اس کسان نے ان بیجوں کو استعمال کرکے مونسانٹو کی حق ملکیت کی خلاف ورزی کی ہے۔کینیڈا کے ایک وفاقی جج نے کمپنی کے موقف سے اتفاق کیا کیونکہ جج کے بقول فصل جینیاتی بیج سے اگائی گئی تھی اور یہ فصل کسان کے کھیت سے برآمد کی گئی۔لیکن یہ آدھی حقیقت ہے۔دراصل اس کسان نے اس سے قبل جو فصل کاشت کی تھی وہ غیر جینیاتی بیجوں سے کاشت کی گئی تھی۔کسان کے کھیت سے ملحقہ کھیت میں مونسانٹو کمپنی کے راؤنڈاپ ریڈی نامی جینیاتی بیج سے فصل کاشت کی گئی تھی اس جینیاتی فصل سے ہوا یا کسی اور بھی ذریعہ سے زرگل (پولن) اس کسان کی فصل میں منتقل ہوئے جس سے جو بیج نشوونما کے بعد حاصل ہوئے وہ راؤنڈاپ ریڈی کنولا کے تھے۔کسان اس سارے معاملہ سے بے خبر تھا۔اگلے سال اس نے حسب معمول ذخیرہ شدہ کنولا کے بیج کاشت کیے لیکن اس سال جو فصل تیار ہوئی وہ عام کنولا کے

مونسانٹو کی بدنام زمانہ کیڑے مار ادویات

مونسانٹو کمپنی کئی اقسام کی کیڑے مار ادویات تیار کرتی ہے جس میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

راؤنڈاپ۔ مونسانٹو کمپنی فصلوں میں ''فالتو'' جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے والی دوا تیار کرتی ہے جسے راؤنڈاپ کا نام دیا گیا ہے۔راؤنڈاپ میں موثر جز گلائی فوسیٹ ہے۔یہ دوا کمپنی کے کل فروخت کا ۶۷ فیصد یا ۲ء۶ بلین ڈالرز سالانہ کے قریب ہے۔[۱] گزشتہ پانچ سال کے دوران راؤنڈاپ کی فروخت میں تقریباً ۲۰ فیصد سالانہ کے حساب سے اضافہ ہوا ہے۔[۲] مونسانٹو ۱۹۹۲ سے راؤنڈاپ کی پیداواری گنجائش کو پانچ گنا کے قریب بڑھانے میں کامیاب ہوئی ہے۔[۳]

مونسانٹو کا موقف ہے کہ راؤنڈاپ محفوظ ہے یعنی اس کے نقصانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔جبکہ کئی ماحولیاتی اور صحت کے گروہ اور صارفین مونسانٹو کمپنی کے اس دعویٰ سے اتفاق نہیں کرتیں۔ان اعتراضات کرنے والوں کی صف میں امریکی ریاست نیویارک کے اٹارنی جنرل بھی شامل ہیں۔اٹارنی جنرل کے دفتر نے اپنی تحقیقات کی بنیاد پر مونسانٹو کمپنی کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس میں کہا گیا کہ مونسانٹو اشتہار میں اپنی گلائی فوسیٹ کی حامل مصنوعات کو غلط زاویے سے پیش کرتی ہے۔مونسانٹو کے گلائی فوسیٹ کے لیے تیار کردہ اشتہارات یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ یہ محفوظ ہے اور عوام کی صحت یا ماحول کے لیے مضر اثرات سے پاک ہے۔مونسانٹو کمپنی نے عدالتی فیصلہ کو روکنے کے لیے عدالت سے باہر معاملہ طے کرنے کی صورت میں ریاست نیویارک کے حدود میں گلائی فوسیٹ کے لیے ''قدرتی طور پر ماحول کے لیے سازگار (اینوائرمنٹلی فرینڈلی) اور ماحول میں قدرتی طور پر حل ہونے کی صلاحیت'' (بائیوڈی گریڈیبل) جیسی اصطلاحات کے استعمال سے گریز کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔[۴] اس کے علاوہ اٹارنی جنرل کے دفتر نے جانچ پڑتال اور مقدمہ دائر کرنے پر جو اخراجات کیے تھے ان کو بھی مونسانٹو نے ۵۰ ہزار ڈالرز کی صورت میں واپس کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔گلائی فوسیٹ سے صحت اور ماحولیات کے کئی ایک مسائل منسوب کیے جاتے ہیں مثلاً اسقاط حمل، قبل از وقت بچہ کی ولادت اور کینسر کی ایک خاص قسم جو کہ نان ہوچ کینز لیمفوما کہلاتا ہے۔[۵] مونسانٹو نے ایک مقدمہ میں راؤنڈاپ کے ڈبوں پر غلط لیبل کے ۷۵ الگ الگ مواقعوں پر دو لاکھ ۸۵ ہزار ڈالرز ہرجانہ ادا کیا۔یہ امریکہ میں مزدوروں کے تحفظ کے معیار (یوایس ورکرز پروٹیکشن اسٹینڈرڈز) کی خلاف ورزی پر طے پائے جانے والے تصفیات کے ضمن میں اب تک ادا کی جانے والی سب سے بڑی رقم ہے۔ڈبوں پر لگائے جانے والے لیبل پر راؤنڈاپ کے استعمال کے بعد (کسی جگہ) پر داخلہ کا اصل وقت ۱۲ گھنٹے کے بجائے ۴ گھنٹہ لکھا ہوا تھا۔[۶]

ایجنٹ اورنج۔ مونسانٹو کمپنی پودوں کے پتے تلف کرنے والی دوا، (جو ایجنٹ اورنج کے نام سے پہچانی جاتی ہے) کے ابتدائی تیار کنندگان میں سے ایک تھی۔ یہ دوا امریکی فوج نے ویت نام کی جنگ میں بڑے پیمانے پر استعمال کی۔ ویت نام ایشیاء کا ایک غریب اور پسماندہ ملک ہے جس کے خلاف امریکہ نے ۱۹۶۰ کی دہائی کے آخری حصہ میں دہشت گردی کی کاروائی کی۔ اس جنگ میں اگرچہ امریکہ کو شرمناک شکست ہوئی لیکن کیمیائی آلودگی اور دیگر جدید ہتھیاروں نے ویت نام اور اس کے عوام کو زبردست نقصان پہنچایا۔ کیمیائی بمباری سے جہاں ویت نامی عوام کو زحمت اٹھانی پڑی وہاں اس سے زمینی جنگ لڑنے والے امریکی فوجی بھی اس کے زد میں آئے۔ ویت نامی عوام کو امریکی دہشت گردی کا معاوضہ تو قتل و غارت گری کی صورت میں ملا البتہ ایجنٹ اورنج سے متاثر ہونے والے امریکی فوجیوں نے اپنے ہی ملک کی کمپنی مونسانٹو کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ مونسانٹو امریکی فوجیوں کو ایجنٹ اورنج کی وجہ سے ان کی صحت کے مسائل کے ضمن میں تلافی کے طور پر رقم ادا کرنے میں روڑے اٹکاتی رہی یہاں تک کہ ۱۹۸۴ میں ایک جج نے کمپنی کو زبردستی رقم ادا کرنے پر مجبور کیا۔ ویت نام میں ایجنٹ اورنج میں شامل ڈائی آکسین کی وجہ سے زبردست نقصانات ہوئے بعض اندازوں کے مطابق پانچ لاکھ ویت نامی بچے ڈائی آکسین کی وجہ سے جسمانی نقائص کے شکار ہوئے۔[۷]

بجائے جینیاتی فصل تھی۔ جس پر مونسانٹو کمپنی نے کسان کے خلاف قانونی کاروائی کی۔ جب یہ پتہ چلا کہ اس بیج میں راؤنڈ اپ ریڈی کنولا کے جینیاتی مواد موجود ہے تو یہ فصل مونسانٹو کمپنی کی ملکیت قرار پائی گئی حالانکہ یہ کسان پچھلے ۵۰ سال سے اسی بیج سے کاشت کرتا چلا آ رہا تھا۔ جج نے فیصلہ سناتے ہوئے کسان کو حکم دیا کہ وہ ۱۹۹۸ کی فصل سے حاصل ہونے والا تمام منافع کو مونسانٹو کمپنی کو بطور جرمانہ ادا کرے۔[۹]

حوالہ جات

۱۔ پولین ایم "پلینگ گاڈ ان دی گارڈن" نیویارک ٹائمز، ۲۵، اکتوبر ۱۹۹۸۔

۲۔ ای پی اے کے سامنے ڈائی آکسین کا جائزہ لینے والے پینل کی شہادت، دسمبر ۱۹۹۴ ایل سی کوشن، ماحولیاتی ٹاسک فورس کے صدر، شکاگو میڈیا واچ
www.greens.org/s-t/078/07-47html ڈبلیو سنجور (پالیسی کا جائزہ لینے والے) کا ای پی اے کو یادداشت، جولائی ۱۹۹۴۔
http://pwp.lincs.net/sanjour/monsanto.html مونسانٹو: اے چیکرڈ ہسٹری، "دی انسٹی ٹیوٹ آف ایکالوجی پالیسی،
www.socialecology.org/learn/library/tokar/monsanto_2html
فوجین، ڈی اور ایم لاویل، ۱۹۹۹، ٹاکسک ڈیپلیشن: ہاؤ دی کیمکل انڈسٹری منی پولیس سائنس، بینڈز دی لا اینڈ انڈینجرز پورہیلتھ، کامن کریج پریس، مونرو، مین۔

۳۔ فوگین اور لاویل، ایضاً صفحہ نمبر ۱۹۰: "مونسانٹو: گرین پیس کارپوریٹ کریمنل رپورٹ، www.greenpeace.org/usa/reponts/biodiversity/corpcrim.html

۴۔ "ملک، آر بی جی ایچ، اینڈ کینسر" راکیلو انوائرمنٹ اینڈ ہیلتھ ویکلی ۵۹۳، ۱۹، اپریل ۱۹۹۸؛ "ان اور ایکسی ڈینٹل ریلیز آف ڈائی اوکسن ات ٹائمز بیچ مِسِس اپ دی ڈیبیٹ اوور دی ان سی ریٹرز سیفٹی" اینڈ قرنٹ ٹائمز (ایس ٹی لوئیس)، ۱۵، مئی ۱۹۹۶، http://lists.essantial.org/1996/dioxin-1/msg00249.html.

۵۔ این اور ایکسی ڈیمل ریلیز آف ڈائی آکسین اٹ ٹائمز بیچ ہمیش اپ دی ڈیبیٹ اوور دی انسلیٹر زیفٹی، ''ریور فرنٹ ٹائمز (سینٹ لوئیس) ۱۵، مئی ۱۹۹۶،
http://lists.essential.org/1996/dioxin-1/msg00249.html;
مونسانٹو: اے چیکرڈ ہسٹری'' اے کارپوریٹ جائنٹ'' نیوز ان ریو کینیڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن۔
http://www.cbc.ca/insidecbc/newsinreview/mar99/milk/corp.htm;
'' ٹائمز بیچ ڈی لیڈ فرام نیشنل پرائی اوریٹیز لسٹ، ای پی اے۔ او ای سی اے، فال ۲۰۰۱، http://es.epa.gov/oeca/osre/cleanupnews.html#times.

۶۔ '' ان ڈورٹ، واٹر اینڈ ہوگس، ٹاؤن گوٹ انس فل آف پی سی بیز'' واشنگٹن پوسٹ، ۱، جنوری ۲۰۰۲؛ پی سی بیز ڈریچیٹ الا۔ ٹاؤن بٹ نو ون واز ایور ٹولڈ'' واشنگٹن پوسٹ ۱، جنوری ۲۰۰۲؛
www.unmich.edu/-snre492/jones/anniston.html#problem.

۷۔ ''جج ان پی سی بی کیس پر یسز فار سٹلمنٹ'' ایس ٹی لوئیس ڈسپیچ، ۲۶، فروری ۲۰۰۲۔ ''جیوری ڈی سائڈز اگینسٹ مونسانٹو، سولوشیا ان پی سی بی کیس'' رائٹرز، ۲۵، فروری ۲۰۰۲۔

۸۔ ''مونسانٹو پراسیکیوٹ یو ایس سیڈ وائی لیٹرز'' پی اے این یو پی ایس، ۱۴، دسمبر ۱۹۹۸۔

۹۔ ''مونسانٹو انجیکر زدی روڈ ٹو سرف ڈوم'' کروپ چوائس، ۲۹، مئی ۲۰۰۱۔

کمپنی کا مختصر تعارف

۱۔ پی اے این یو پی ایس، ٹاپ سیون ایگرو کیمیکلز کارپوریشنز ان ۲۰۰۰، ۲۳، مئی ۲۰۰۱۔

۲۔ ایگرو: ورلڈ کروپ پروٹیکشن نیوز ۲، مارچ ۲۰۰۱۔

مونسانٹو کی تیار کردہ بدنام زمانہ کیڑے مار ادویات

۱۔ ایگرو: ورلڈ کروپ پروٹیکشن نیوز ۲، مارچ ۲۰۰۱۔

۲۔ ایگرو: ورلڈ کروپ پروٹیکشن نیوز، جنوری ۲۰۰۰۔

۳۔ مونسانٹو: ''اے سنگل فوکس'' ۲۰۰۰ سالانہ رپورٹ www.monsanto.com

۴۔ ''مونسانٹو ایگریز ٹو چینج ایڈز اینڈ ای پی اے فائنز نارتھ اپ کنگ'' مونسانٹو سٹراٹیجی، دی گارڈین (یو کے) ۷، اکتوبر ۱۹۹۷۔

۵۔ ہربی سائیڈ فیکٹ شیٹ: گلائی فیسیٹ (راؤنڈاپ)، جرنل آف پیسٹی سائیڈ ریفارم، خزاں ۱۹۹۸، اپ ڈیٹڈ نومبر ۱۹۹۸، www.pesticide.org

۶۔ ''ای پی اے ریچیز سٹلمنٹ ویدھ مونسانٹو اوور لیبلنگ وائی لیشنز'' ای پی اے پریس ریلیز ۲۴، مارچ ۱۹۹۸۔

۷۔ ''اے کارپوریٹ جائنٹ'' نیوز ان ری ویو، کینیڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن، www.cbc.ca/insidecbc/newsreview/mar99/milk/corp.html
ای پی اے کے سامنے ڈائی آکسین کا جائزہ لینے والے پینل کی شہادت دسمبر ۱۹۹۴، لائین سی کاسٹن، اینوائرمنٹل ٹاسک فورس کے سربراہ، شکاگو میڈیا واچ،
www.green.org/s-r/078/07-47html
ولیم سینجور کی طرف سے ای پی اے کے سامنے شہادت جولائی ۱۹۹۴، http://pwplincs.net/sanjour/monsanto.html

کارپوریٹ فارمنگ ایکٹ کا نفاذ

حکومت پاکستان نے عالمی مالیاتی اداروں کے دباؤ کے تحت جون ۲۰۰۲ کو جدید سرمایہ دارانہ زراعت کو ملک میں کارپویٹ فارمنگ کے نام سے باقاعدہ منظوری دے دی۔ یقیناً اس ایکٹ کے نفاذ سے سب سے زیادہ فائدہ ان ہی زرعی و کیمیائی کمپنیوں کو حاصل ہوگا جن میں سے بیشتر کا ذکر اس کتابچے میں ہے۔ زرعی کمپنیاں اب کئی ہزار ایکڑ زمین پر کاشت کریں گی۔ کیمیائی طرز زراعت سے نہ صرف کیمیائی کھاد اور ادویات کا شدت سے استعمال ہوگا بلکہ جینیاتی بیج سے کئی طرح کی فصلیں بھی کاشت کی جائیں گی۔ یہ تباہ کن طرز زراعت سرمایہ دارانہ نظام کی مزدور کسان کے لیے ایک جان لیوا وار ہے۔ اسکیم کے چیدہ چیدہ نکات مندرجہ ذیل ہیں:

- اسٹاک ایکسچینج سے رجسٹرڈ کوئی بھی ملکی یا غیر ملکی کمپنی ملک میں زمین حاصل کر کے کارپوریٹ فارمنگ کر سکتی ہے۔
- کمپنی جتنی چاہے زمین حاصل کر سکتی ہے۔
- زمین کے ۵۰ سال تک پٹہ پر لی جا سکے گی جبکہ اس میں مزید ۴۹ سال کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔
- کارپوریٹ فارمنگ کے لیے زمین کی منتقلی (خرید و فروخت) پر ہر قسم کے ٹیکسوں کا خاتمہ۔
- کارپوریٹ فارمنگ کے لیے جدید مشنری کی درآمد پر محصولات کا خاتمہ۔
- کارپوریٹ طریقہ زراعت کے لیے قرضہ کی سہولت۔
- سرمایہ کا ملک سے منتقلی کی مکمل آزادی۔
- کارپوریٹ فارمنگ میں مزدور کسان کی تنخواہ صرف ۲,۰۰۰ روپے ہوگی، ہر قسم کے مزدور مراعات کا خاتمہ۔

کارپوریٹ فارمنگ کے ممکنہ اثرات

- روایتی نظام کاشتکاری کی تباہی اور پاکستان کے ۹۳ فیصد چھوٹے کاشتکاروں کا خاتمہ۔
- گھریلو کاشتکاری کا خاتمہ اور کسانوں کا مزدور کسان کی حیثیت اختیار کرنا۔
- زمینوں پر غیر ملکی بین الاقوامی کمپنیوں کا قبضہ۔
- شہروں کے اردگرد کے کچی آبادیوں میں اضافہ۔
- بیروزگاری غربت وافلاس میں بے انتہا اضافہ۔
- غذائی فصلوں کے بجائے نقد آور فصلوں میں اضافہ جس کے نتیجے میں (i) تحفظ خوراک اور خوراک کی حق خود ارادیت کا سنگین بحران پیدا ہوگا۔ (ii) جینیاتی فصلوں کی پیداوار کی وجہ سے ماحولیات، بائیوڈائیورسٹی اور عوام کی صحت کو شدید خطرات لاحق ہوں گے۔

ورلڈ بینک

حارث خلیق

چلو آؤ
ہم اپنے بینک کے
بڑھتے اثاثوں کے تناسب سے
نئی بلڈنگ بنائیں
اور اس کی شان وشوکت بھی
ہماری عظمتوں اور قوتوں کا
استعارہ ہو
پھر اس تعمیر میں
ہم وہ وسائل کام میں لائیں
جو پس ماندہ ممالک کے
سبھی نادار جسموں میں ذخیرہ ہیں

چلو آؤ
ہم ان جسموں کی ساری ہڈیوں کو
خوب کوٹیں
پھر ان کو پیس کے گارا بنائیں
اور ان کے گوشت کے ٹکڑے جلا کر
پلستر بھی بنائیں اور ڈامر بھی
مگر سارے عمل میں
وہ تعفن کم سے کم ہو، جو
کسی بھی چیز کے جلنے سے چوطرفہ
فضا میں پھوٹ پڑتا ہے

چلو آؤ
ہم ان جسموں سے ایک اک
رگ بھی کھینچیں
اور رگوں کو وائرنگ کے کام میں لائیں
ہم ان جسموں کے سب اعضاء نچوڑیں
اور لہو سے اس عمارت کا
چمکتا رنگ اور روغن بنائیں

عمارت جب مکمل ہو چکے تو
انہی جسموں سے کچھ کے مغز لے کر
انہیں سرمائے کی حدت سے پگھلائیں
اثاثے اور بڑھ جائیں!
چلو آؤ
ہم اپنے بینک کے بڑھتے اثاثوں کے تناسب سے
نئی بلڈنگ بنائیں!

یہ نظم حارث خلیق کے مجموعہ کلام "سارے کام ضروری تھے" سے لی گئی ہے۔